٧٨٦

مَن یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ (الحدیث)

نورِ رئیس

اُصُولُ الشَّاشِی

جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ علی ٹاؤن سرگودھا

از محمد عبد اللہ عمران عطاری۔

(1)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوالنمبر:(1):- فقہ کے اصول کتنے اور کون کونسے ہیں؟
جواب:- فقہ کے چار اصول ہیں: (1):- کتاب اللہ۔
(2):- سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم (3):- اجماع امت (4):- قیاس۔

:- (فصل: في الخاص والعام) :-

سوالنمبر:(1):- خاص اور عام کی تعریف مع مثال لکھیں؟
جواب:- وہ لفظ جس کو معنیٰ معلوم یا مسمّیٰ معلوم کیلئے وضع کیا گیا ہو انفرادی طور پر اسے "خاص" کہتے ہیں: جیسے:- "زَیْدٌ"۔ وہ لفظ جو افراد کی جمعیت کو شامل ہو چاہے وہ لفظی ہو: "مُسْلِمُوْنَ، مُشْرِکُوْنَ" یا چاہے وہ معنوی ہو: "مَنْ، مَا"۔

سوالنمبر:(2):- خاص کی کتنی اور کونسی قسمیں ہیں مع مثال لکھیں؟
جواب:- خاص کی تین قسمیں ہیں: (1):- تخصیص الفرد: "زَیْدٌ"۔
(2):- تخصیص النوع: "رَجُلٌ"۔ (3):- تخصیص الجنس: "اِنْسَانٌ"۔

سوالنمبر:(3):- خاص کا حکم قلمبند کریں؟
جواب:- کتاب اللہ میں سے خاص کا حکم یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے قطعی طور پر۔

سوالنمبر:(4):- جب خاص کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آجائے تو خاص پر عمل کریں گے یا نہیں؟
جواب:- اگر خاص کے مقابلے میں خبر واحد یا قیاس آجائے تو خبر واحد اور قیاس کو خاص کا حکم بدلے بغیر (ان دونوں کے درمیان) جمع کرنا ممکن ہو تو ان پر عمل کیا جائے گا ورنہ کتاب اللہ پر عمل کیا جائے گا اور اسکے مقابل کو ترک کر دیا جائے گا

سوالنمبر:(5):- "یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ" مثال کی وضاحت مع اختلاف لکھیں؟
جواب:- اس میں "ثَلٰثَةَ" کا لفظ خاص ہے عدد معلوم کی معرفت میں پس اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اگر "قروء" کو طہر پر محمول کیا جائے جس طرح امام شافعی نے کیا اس

اعتبار سے کہ طہر مذکر ہے نہ کہ حیض اور کتاب اللہ جمع کو بیان کرنے میں لفظ تانیث کے ساتھ وارد ہوئی ہے اس بات پر دلالت کرتے ہوئے کہ "قروء" مذکر کی جمع ہے اور وہ طہر ہے امام اعظم کے نزدیک "ثلاثۃ" خاص ہے اور معین عدد دو سے زائد اور چار سے کم کو ظاہر کرتا ہے اور اس پر عمل کرنا واجب ہے اور عمل اسی وقت ہو سکتا ہے جب "قروء" سے مراد حیض ہو اور عدت حیض کے ذریعے سے گزاری جائے اور اگر طہر کے ذریعے گزاری جائے تو "ثلاثۃ" پر عمل نہیں ہوگا اسلئے "قروء" سے مراد حیض ہے۔

سوال نمبر:(6):۔ عام کی کتنی اقسام ہیں انکا حکم مع امثلہ لکھیں؟

جواب:۔ عام کی دو قسمیں ہیں:۔ (1):۔ جسمیں سے کسی کو خاص کیا گیا ہو۔

(2):۔ اور جسمیں سے کسی کو خاص نہ کیا گیا ہو۔

پہلی کا حکم:۔ اس پر عمل کرنا واجب ہے باقی میں احتمال کے ساتھ پس جب باقی میں تخصیص پر دلیل قائم ہو جائے تو جائز ہے کہ اسکی تخصیص خبر واحد یا قیاس کے ذریعے کی جائے تب تک جب تین افراد باقی رہ جائیں اور اسکے بعد تخصیص جائز نہیں پس اسی پر عمل کرنا واجب ہے۔

دوسری کا حکم:۔ پس وہ خاص کے مرتبہ میں ہے عمل کے لازم ہونے کے حق میں قطعی طور پر۔ مثال:۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ" پس یہ آیت تمام قرآن کے بارے میں عام ہے کہ "قرآن میں سے جو آسان ہو" اور اس عموم کی ضرورت میں سے سورۂ فاتحہ کی قراءت پر نماز کے جواز کا موقوف نہ ہونا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا: "لَا صَلٰوۃَ اِلَّا بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ" پس ہم نے دونوں طریقوں پر عمل کیا جس سے کتاب اللہ کا حکم تبدیل نہ ہو تو ہم نے خبر کو نفی کمال پر محمول کیا اور مطلقاً قراءت کو فرض قرار دیا کتاب اللہ کے حکم سے اور سورۃ الفاتحہ کی قراءت کو واجب قرار دیا حدیثِ پاک کے حکم سے۔

فصل: فی المطلق والمقید

سوال نمبر: (1) مطلق کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب: وہ اسم جس سے بغیر کسی قید کے معنی مراد لیا جائے خواہ وہ صفت ہو یا اسم جنس۔ مثال: اللہ رب العزت کا فرمان ہے: "الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ"۔ اس آیت میں اللہ عزوجل نے زانی اور زانیہ کے لیے فقط "مائۃ جلدۃ" یعنی سو کوڑوں کی سزا مقرر فرمائی ہے لہٰذا اس مطلق پر نص پر عمل ہوگا کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔ حکم: جب مطلق کے اطلاق پر عمل کرنا ممکن ہو تو اس پر خبر واحد اور قیاس کی زیادتی جائز نہیں ہے۔

سوال نمبر: (2) مقید کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب: وہ اسم جس سے قید کے ساتھ معنی مراد لیا جائے خواہ وہ صفت ہو یا اسم جنس۔ مثال: اللہ عزوجل کا فرمان ہے: "ومن قتل مؤمنا خطأ فتحریر رقبۃ مؤمنۃ" اس آیت میں اللہ عزوجل نے کسی مومن کو غلطی سے قتل کرنے کی صورت میں بطور کفارہ غلام کو آزاد کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے لیکن اس غلام میں مومن ہونے کی قید لگا کر اسے مقید فرما دیا۔ حکم: جب کسی لفظ میں قید لگائی گئی ہو تو اس میں قید کا اعتبار کرنا واجب ہے جب تک کوئی ایسا لفظ نہ ہو جو اس قید کو ختم کرنے کا فائدہ دے۔

سوال نمبر: (3) مطلق اور مجمل میں فرق مع مثال لکھیں؟

جواب: مطلق وہ کہ جس کے فرد کو ادا کرنے والا معمور بہ کو ادا کرنے والا ہوگا اور مجمل وہ ہے کہ اس کے بعض کو ادا کرنے والا معمور بہ کو ادا کرنے والا نہیں ہوگا۔
مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "یا ایھا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوھکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برءوسکم" بے شک کتاب میں سر کا مسح مطلق بعض سر کے مسح کو واجب کرتا ہے اور ہم نے چوتھائی کی مقدار کو حدیث سے مقید کر دیا۔ الجواب: کتاب اللہ مسح کے بارے میں مطلق نہیں ہے کیونکہ مطلق کا حکم ہے کہ اس کے فرد کو ادا کرنے والا معمور بہ کو ادا کرنے والا ہوگا اور یہاں کسی بھی بعض سر کے مسح کرنے والا معمور بہ کو ادا کرنے والا نہیں ہے اگر کسی نے سر کے نصف یا دو تہائی پر مسح کیا تو پھر کل مقدار فرض نہ ہوگی اور اس مطلق حکم سے مطلق مجمل سے جدا ہو گیا۔

سوال نمبر:(4) ـــ مطلق اور مجمل کا حکم لکھیں؟

جواب ـــ مطلق کی تفسیر خبر واحد کے ساتھ کی جا سکتی ہے اور مجمل کی تفسیر خبر واحد کے ساتھ نہیں کی جا سکتی۔

فصل: فی المشترک والمؤول

سوال نمبر:(1) ـــ مشترک کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب ـــ وہ لفظ جو دو مختلف معنی کیلئے وضع کیا گیا ہو یا ایسے معانی کیلئے جو حقائق کے اعتبار سے مختلف ہوں اُسے "مشترک" کہتے ہیں۔ مثال ـــ ہم نے کہا کہ "جاریۃ" کا لفظ "لونڈی اور کشتی" دونوں کو شامل ہے۔ حکم ـــ جب ایک کی مراد متعین ہو جائے تو دوسرے معنی کا اعتبار ساقط ہو جائے گا۔

سوال نمبر:(2) ـــ مثل صوری اور مثل معنوی کسے کہتے ہیں؟

جواب ـــ مثل صوری وہ ہے جسکی نظیر مل جائے اور مثل معنوی وہ ہے جسکی نظیر نہ ملے۔

سوال نمبر:(3) ـــ مؤول کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب ـــ جب مشترک کے بعض معانی غالب رائے کے ساتھ ترجیح پا جائیں تو اُسے "مؤول" کہتے ہیں۔ مثال ـــ اگر کسی شخص نے عورت پر نصاب کے مہر کے بدلے میں نکاح کیا اور اسکے پاس دو طرح کا نصاب ہے بکریاں بھی اور درہم بھی یہاں پر عورت کی آسانی کے پیش نظر درہم سے مراد لیا جائے گا نصاب دو چیزوں میں مشترک تھا ہم نے درہم کے نصاب کو ترجیح دے کر مؤول بنا دیا۔ حکم ـــ اس پر عمل کرنا واجب ہے غلطی کے احتمال کیساتھ۔

سوال نمبر:(4) ـــ مفسر کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب ـــ اگر مشترک کے بعض معانی میں سے کوئی معنی متکلم کے بیان کی وجہ سے ترجیح پا جائے تو اُسے "مفسر" کہتے ہیں۔ مثال ـــ اگر کسی نے کہا: لفلانٍ علیَّ عشرۃ دراھم "لفظ درہم" مشترک ہے اگر متکلم اسکی تفسیر میں "نقد بخارا" سے بیان کر دے تو یہ مشترک مفسر بن

جائے گا اگر وہ درھم کی تفسیر بیان نہ کرے تو بھی شہر کی غالب نقدی پر محمول کریں گے
حکم ہے یقینی طور پر اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

فصل: في الحقيقة والمجاز

سوالنمبر: (1) ہے حقیقت اور مجاز کی تعریف مع امثلہ لکھیں؟
جواب ہے ہر وہ لفظ جسکو واضع نے جس چیز کے مقابلے میں وضع کیا ہو اس لفظ کو اس چیز کیلئے استعمال کرنا حقیقت ہے اور ہر وہ لفظ جسکو جس معنی کیلئے وضع کیا گیا ہے اسکے علاوہ میں استعمال کرنا مجاز ہے۔ مثال ہے حدیث پاک میں ہے "لَا تَبِیْعُوا الدِّرْهَمَ بِالدِّرْهَمَيْنِ وَلَا الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ" لفظ صاع "میں حقیقت لکڑی کا پیمانہ" ہے۔ مجاز وہ چیز ہے جو اس پیمانے میں ماپی جاتی ہے۔ جیسے ہے گندم، جو وغیرہ۔ یہاں پر مجاز مراد ہے لہذا اگر کوئی لکڑی کا ایک صاع، دو صاع کے بدلے میں فروخت کرتا ہے تو جائز ہے کیونکہ حدیث سے تو مجاز مراد لیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مجاز (گندم) وغیرہ سے منع کیا ہے۔ حقیقت کی مثال ہے اگر آباد کیلئے امن طلب کرتا ہو تو امن میں صرف حقیقی باپ داخل ہوں گے دادا داخل نہیں ہوگا کیونکہ وہ مجازاً باپ ہے۔

سوالنمبر: (2) ہے کیا ایک وقت میں حقیقت اور مجاز جمع ہو سکتے ہیں؟
جواب ہے ایک وقت میں حقیقت اور مجاز جمع نہیں ہو سکتے ایک وقت میں ایک ہی معنی مراد لیں گے۔

سوالنمبر: (3) ہے "لَا يَضَعُ قَدَمَهُ فِي دَارِ فُلَانٍ" اور "عَبْدُهُ حُرٌّ يَوْمَ يَقْدَمُ فُلَانٌ" پر ہونے والا اعتراض مع جواب لکھیں؟
جواب ہے اعتراض ہے آپ نے کہا کہ حقیقت اور مجاز کو جمع نہیں کر سکتے لیکن آپ نے خود اس قاعدے کے خلاف کیا ہے مثلاً: کسی نے قسم اٹھائی "لَا يَضَعُ قَدَمَهُ فِي دَارِ فُلَانٍ" اگر قسم اٹھانے والا گھر میں جوتے پہن کر، ننگے پاؤں، سوار ہو کر یا پیدل کسی بھی طرح گھر میں داخل ہو تو قسم ٹوٹ جائے گی آپ نے ایک سے زیادہ معنوں کو جمع کر دیا اسی

(6)

طرح یہ قسم ایک اور کرائے کے گھر دونوں کو شامل ہے۔ اسی طرح اگر کسی نے کہا: "عبدہ حر یوم یقدم فلان" اگر وہ فلاں چاہے دن کو آئے یا رات کو غلام آزاد ہو جائے گا۔ حالانکہ "یوم" کا لفظ تو صرف دن کو شامل تھا آپ نے رات کو بھی داخل کر دیا۔ آپ نے حقیقت اور مجاز کو جمع کر دیا جو کہ درست نہیں۔

الجواب:۔ ہم نے دونوں صورتوں میں مجاز مراد لیا ہے حقیقت مراد نہیں لی لہذا حقیقت اور مجاز کو جمع کرنا لازم ہی نہیں آیا یہاں پر قدم رکھنے سے مجازا دخول مراد لیا ہے داخل ہونا ننگے پاؤں، سوار ہو کر، جوتا پہن کر وغیرہ تمام صورتوں کو شامل ہے اسی طرح "دارِ فلاں" سے اس شخص کا مسکن مراد لیا ہے چاہے وہ ذاتی ہو یا کرایہ یا عاریۃً سب کو شامل ہے۔

اسی طرح قدوم یعنی "کسی کے آنے پر" یوم سے مطلق وقت دن اور رات دونوں مراد ہوتا ہے کیونکہ لفظ "یوم" کی اضافت ایسے فعل کی طرف ہے جو ممتد (لمبا) نہ ہو تو اس وقت یوم سے مطلق وقت مراد ہوتا ہے قدوم بھی انہی افعال میں سے ہے جو ممتد نہیں ہوتے۔

سوال نمبر: (4):۔ حقیقت کی اقسام، تعریف مع مثال لکھیں؟

جواب:۔ حقیقت کی تین اقسام ہیں: (1):۔ متعذرہ۔ (2):۔ مہجورہ۔ (3):۔ مستعملہ

(1):۔ متعذرہ:۔ جس پر عمل کرنا مشکل ہو۔

(2):۔ مہجورہ:۔ جس پر عمل روک دیا گیا ہو۔

(3):۔ مستعملہ:۔ جس پر عمل کیا جا رہا ہو۔

پہلی کی مثال:۔ قسم اٹھائی اس درخت سے نہیں کھاؤں گا۔ حقیقت: عین درخت کھانا۔ مجاز: پھل یا ثمن۔

دوسری کی مثال:۔ قدم نہ رکھنے کی قسم اٹھائی۔ حقیقت: ننگے پاؤں داخل ہونا۔ مجاز: داخل ہونا۔

تیسری کی مثال:۔ "لا یشرب من ھذہ الفرات" حقیقت: منہ لگا کر پانی پینا۔ اور مجاز: پانی پینا۔

سوال نمبر: (5):۔ متعذرہ اور مہجورہ کا حکم مع مثال لکھیں؟

جواب: مجاز کی طرف پھیر دیا جائے گا بالاتفاق۔ مثال: قسم کھائی اس باندی سے نہیں کھاؤں گا۔ حقیقت: عین باندی۔ مجاز: جو اس میں بک رہا ہے

سوال نمبر:(6): وکیل بالخصومۃ کن کن چیزوں کا اختیار رکھتا ہے؟

جواب: وکیل بالخصومۃ (جھگڑے کا وکیل) کو مطلق وکیل پر محمول کیا جائے گا کیونکہ جھگڑے کا وکیل شرعاً اور عادۃً دونوں طرح مہجور ہے اور یہ وکیل اقرار وغیرہ ساری چیزوں کا اختیار رکھتا ہے۔

سوال نمبر:(7): حقیقت مستعملہ کی صورت میں مجاز کی کتنی صورتیں ہیں مع امثلہ لکھیں؟

جواب: حقیقت مستعملہ کی صورت میں مجاز کی دو صورتیں ہیں:

(1): اگر مجاز متعارف نہ ہو تو حقیقت پر عمل کرنا بالاتفاق اولیٰ ہے۔

(2): اور اگر مجاز متعارف ہو تو امام اعظم کے نزدیک حقیقت پر عمل کرنا اولیٰ ہے اور صاحبین کے نزدیک عموم مجاز پر عمل کرنا اولیٰ ہے۔

مثال: اگر کسی نے قسم کھائی "لا یاکل من ھذہ الحنطۃ"۔ حقیقت: عین گندم۔ امام اعظم کے نزدیک اگر اس نے اسے کھا لیا تو وہ حانث ہو جائے گا اور صاحبین کے نزدیک حانث نہیں ہوگا۔ اور اگر کسی نے روٹی کھالی تو امام اعظم کے نزدیک حانث نہیں ہوگا اور صاحبین کے نزدیک حانث ہو جائے گا کیونکہ عموم مجاز کی وجہ سے جو بھی چیز گندم سے بنائی جائے قسم اسکو شامل ہے اسکے کھانے سے حانث ہو جائے گا۔

سوال نمبر:(8): امام اعظم اور صاحبین کے نزدیک مجاز کس کا خلیفہ ہے؟ مع مثال لکھیں۔

جواب: امام اعظم کے نزدیک مجاز حقیقت کا خلیفہ ہے الفاظ کے حق میں یعنی نحوی ترکیب درست ہو اور صاحبین کے نزدیک مجاز حکم میں خلیفہ ہے یعنی حقیقت پر عمل ہو سکتا ہے۔ مثال: اپنے سے عمر میں بڑے غلام سے کہا "ھذا ابنی" صاحبین کے نزدیک حقیقت میں بیٹا باپ سے بڑا نہیں ہو سکتا لہٰذا یہ کلام لغو ہے۔ اور امام اعظم کے نزدیک اس کلام کو مجاز پر محمول کرتے ہوئے غلام کو آزاد قرار دیں گے کیونکہ

یہ کلام نحوی طور پر درست ہے۔

سوال نمبر: (۹) ہے "ھذہ ابنتی" پر ہونے والا اعتراض مع جواب لکھیں؟

جواب ہے۔ اعتراض یہ ہے معترضین فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی معروف النسب بیوی کو کہا "ھذہ ابنتی" تو آپ (احناف) کے نزدیک اسکو بھی مجاز پر محمول نہیں کریں گے مجاز پر محمول کرکے طلاق واقع ہونی چاہیے تھی یہ نحوی اعتبار سے درست ہے۔

الجواب ہے۔ اس لفظ کو طلاق پر محمول اسلئے نہیں کرتے کیونکہ بیٹی ہونا نکاح کے منافی ہے جب یہ نکاح کے منافی ہے تو نکاح کا حکم یعنی طلاق اس سے مراد نہیں لے سکتے برخلاف "ھذا ابنی" کیونکہ بیٹا غلام ہو سکتا ہے بیٹا ہونا غلام ہونے کے منافی نہیں ہے۔

فصل: فی تعریف طریق الاستعارۃ

سوال نمبر: (۱) ہے احکامِ شرع میں استعارہ کتنے اور کون کونسے طریقوں سے جاری ہوتا مع امثلہ لکھیں؟

جواب ہے احکامِ شرع میں استعارہ دو طریقوں سے جاری ہوتا ہے:

(۱) ہے حکم اور علت کے درمیان اتصال کا پایا جانا۔ مثال ہے "إن ملكت عبدا فهو حر" اگر کسی نے آدھا غلام خریدا اور آگے بیچ دیا پھر آدھا خریدا پھر بیچ دیا تو اس صورت میں غلام آزاد نہیں ہوگا کیونکہ علت نہیں پائی گئی لیکن اگر کسی نے کہا "ان اشتریت عبدا فهو حر" اگر اس شخص نے آدھا خریدا پھر آدھا خریدا تو غلام آزاد ہو جائے گا کیونکہ علت پائی گئی لہذا حکم بھی پایا جائے گا۔

(۲) ہے سبب محض اور حکم کے درمیان اتصال کا پایا جانا۔ مثال ہے اگر کسی نے اپنی عورت کو کہا "حررتک" اس سے طلاق کی نیت کرنا درست ہے آزاد کرنا ملک بضعہ کو ختم کر دیتا ہے اور یہ ملک رقبہ کے واسطے سے ختم ہوتا ہے حررتک یہ سبب محض ہے ملک متعہ کے ختم ہونے سے یہ مجاز ہے۔

سوال نمبر: (2) پہلی اور دوسری صورت میں طرفین سے استعارہ لینے کی صورت لکھیں؟

جواب: پہلی صورت میں طرفین سے استعارہ لے سکتے ہیں یعنی علت بول کر حکم اور حکم بول کر علت مراد لے سکتے ہیں اور حکم کو معلول بھی کہتے ہیں اور دوسری صورت میں سبب بول کر حکم مراد لے سکتے ہیں لیکن حکم بول کر سبب مراد نہیں لے سکتے۔

سوال نمبر: (3) لفظ "حررتک" پر ہونے والا اعتراض مع جواب لکھیں؟

جواب: اعتراض: آپ نے "حررتک" کو طلاق سے مجاز بنایا ہے لفظ طلاق صریح ہونے کی بنا پر طلاق رجعی واقع کرتا ہے۔ "حررتک" جو کہ طلاق سے مجاز ہے اس سے بھی طلاق رجعی واقع ہونی چاہیے جبکہ آپ طلاق بائن کے وقوع کے قائل ہیں۔

الجواب: "حررتک" کو ہم نے طلاق سے مجاز نہیں بنایا بلکہ ملک کے ختم ہونے سے مجاز بنایا ہے ملک طلاق بائن میں ختم ہوتی ہے لہٰذا یہاں پر بائن مراد ہے۔

سوال نمبر: (4) اگر کسی نے اپنی لونڈی سے کہا: "طلقتک" تو کیا اس سے آزادی مراد لے سکتے ہیں یا نہیں؟ وضاحت کیجیے۔

جواب: کسی نے اپنی لونڈی سے کہا: "طلقتک" تو اس سے آزادی مراد نہیں لے سکتے کیونکہ اصل فرع سے ثابت ہو جاتی ہے لیکن فرع اصل سے ثابت نہیں ہوتی یہاں پر آزادی اصل اور طلاق فرع ہے لہٰذا طلاق کہہ کر اصل یعنی آزادی مراد نہیں لے سکتے اور اصل (آزادی) کہہ کر فرع (طلاق) مراد لے سکتے ہیں۔

سوال نمبر: (5) لفظ ھبہ، تملیک اور بیع سے نکاح کے منعقد ہونے کی صورت لکھیں؟

جواب: لفظ ھبہ، تملیک اور بیع سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے لفظ ھبہ سے لونڈی میں ملک رقبہ ثابت ہوتی ہے اور ملک رقبہ کے واسطے سے ملک متعہ حاصل ہو جاتی ہے لہٰذا لفظ ھبہ ملک متعہ کے ثابت ہونے کا سبب محض ہے پس اسکی نکاح سے مجاز لینا بھی جائز ہے کیونکہ نکاح سے بھی ملک متعہ ثابت ہوتی ہے۔

سوال نمبر: (6) "ولمّا كان امكان الحقيقة شرطاً لصحة المجاز" مذکورہ عبارت پر ہونے والا اعتراض مع جواب لکھیں؟

جواب: اعتراض: صاحبین کے نزدیک مجاز کے درست ہونے کیلئے حقیقت پر عمل کا ممکن ہونا شرط ہے۔ ھبہ کرنا آزاد عورت کا ممکن نہیں لہٰذا ھبہ سے نکاح کو

مجاز لینا درست نہیں ہو جاتا ہے۔
الجواب :- آزاد عورت میں بیع ہے اور تعلیق ممکن ہے وہ اس طرح کہ عورت مرتد ہو کر دار الحرب چلی جائے وہاں سے قید کر کے آئیں گے تو وہ لونڈی بن جائے گی اسکا ہے اور بیع درست ہو گی لہذا ہے سے نکاح مجاز لینا درست ہے۔
سوال نمبر (7) :- جہاں پر مجاز کا محل متعین ہو وہاں نیت کی ضرورت ہے یا نہیں جواب لکھیں؟ مع مثال۔
جواب :- جہاں پر مجاز کا محل متعین ہو وہاں نیت کی ضرورت نہیں لیکن جہاں مجاز کا محل متعین نہیں وہاں نیت کریں گے۔ مثال :- "حرۃ زاتی" مذاکرۂ طلاق کے وقت کہنا۔

فصل: في الصريح والكناية

سوال نمبر: (1) :- صریح کی تعریف، حکم مع مثال لکھیں؟
جواب :- وہ لفظ جس کی مراد اس لفظ کے ساتھ ظاہر ہو اسے "صریح" کہتے ہیں۔
حکم :- صریح اپنے معنی کو ثابت کرتا ہے چاہے وہ جسطرح بھی ہو خبر میں سے یا انشاء میں سے یا صفت میں سے۔ مثال :- اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا: "أَنْتِ طَالِقٌ" تو طلاق واقع ہو جائے گی چاہے وہ نیت کرے یا نہ کرے کیونکہ "طالق" صریح ہے اپنے معنی کو ثابت کرنے میں نیت کا محتاج نہیں۔
سوال نمبر: (2) :- کنایہ کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟
جواب :- وہ لفظ جس کا معنی پوشیدہ ہو اسے "کنایہ" کہتے ہیں۔ حکم :- دلالت حال یا نیت کے پائے جانے کے وقت کنایہ کا حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ اسکے معنی میں تردد ہوتا ہے اور یہ تردد دلالت حال یا نیت کے پائے جانے کے وقت دور ہو جاتا ہے۔ مثال :- لفظ "بائن" اور "تحریم" طلاق کے بارے میں کنایہ ہیں انکا کنایہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ انکے معنی میں تردد ہے اور انکی مراد پوشیدہ ہے اور یہ معنی کی پوشیدگی اور تردد کی وجہ سے کنایہ ہیں طلاق پر عمل کرنے کی وجہ سے کنایہ نہیں ہیں۔
نوٹ :- مجاز متعارف ہونے سے پہلے کنایہ ہوتا ہے۔

(11) فصل: في المتقابلات

سوال نمبر (1): متقابلات کتنے اور کون کونسے ہیں نیز کونسے ظاہر اور کونسے پوشیدہ ہوتے ہیں وضاحت کریں؟

جواب: متقابلات آٹھ ہیں اور وہ یہ ہیں:

ظاہر، نص، مفسر، محکم یہ ظاہر ہوتے ہیں۔

اور انکے مقابل آنے والی اشیاء:

خفی، مشکل، مجمل، متشابہ یہ پوشیدہ ہوتے ہیں۔

سوال نمبر (2): ظاہر اور نص کی تعریف، حکم مع مثال لکھیں؟

جواب: وہ کلام جس کی مراد صرف کلام کے سننے سے سامع پر واضح ہو جائے بغیر کسی غور و فکر کے اسے "ظاہر" کہتے ہیں اور وہ کہ جس کی وجہ سے کلام کو لایا گیا ہو اسے "نص" کہتے ہیں۔ مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبَا" جب کفار نے بیع اور سود کو مثل کہا تو اللہ تعالیٰ نے بیع اور سود کے فرق کو بیان کرنے کیلئے یہ آیت نازل فرمائی لہذا یہ آیت بیع اور سود کا فرق بیان کرنے میں "نص" ہے اس آیت کو سننے کے بعد سامع بغیر کسی غور و فکر کے بیع کے حلال ہونے اور سود کے حرام ہونے کو جان لیتا ہے لہذا یہ آیت بیع کی حلت اور سود کی حرمت میں "ظاہر" ہے۔ حکم: ان دونوں پر عمل کرنا واجب ہے چاہے یہ خاص ہو یا عام۔ غیر کے مراد ہونے کے احتمال کیساتھ یہ حقیقت کیساتھ مجاز کے قائم مقام ہے۔ حکم کی مثال: اسی وجہ سے ہم نے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قریبی شخص کو آزاد کیا تو اسکی ولاء (یعنی مرنے کے بعد مال وغیرہ) اسی آزاد کرنے والے کیلئے ہوگی۔

سوال نمبر (3): ظاہر اور نص میں تعارض کی صورت میں کس کو ترجیح حاصل ہوگی مع مثال لکھیں؟

جواب: ظاہر اور نص میں تعارض کی صورت میں نص کو ترجیح حاصل ہوگی مثال: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا "طلقي نفسك" اسکے جواب میں عورت نے کہا: "ابنت نفسي" یعنی طلاق بائن دی تو اس صورت میں طلاق رجعی ہوگی کیونکہ "طلقي نفسك" طلاق کے اندر نص ہے اسکا تقاضا طلاق رجعی پر ہے لہذا اسکو ترجیح دینگے "ابنت نفسي"

(۱۷

جیسے طلاق بائن میں ظاہر ہے جب ظاہر اور نص میں تعارض ہو تو نص کو ترجیح حاصل ہوتی ہے۔

سوال نمبر: (4) مفسر اور محکم کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب: وہ کلام جسکی مراد متکلم کی وضاحت کی وجہ سے لفظ سے ظاہر ہو اور اس میں تخصیص و تاویل کا احتمال باقی نہ رہے اسے "مفسر" کہتے ہیں۔ مثال: ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ "لفظ "ملائکۃ" ظاہر اور عام ہے تخصیص کے احتمال کو "کلھم" نے ختم کر دیا کہ سارے فرشتوں نے سجدہ کیا لفظ "اجمعون" نے تاویل کا احتمال ختم کر دیا کہ سارے کے سارے فرشتوں نے اکٹھے سجدہ کیا۔ اور وہ کلام جو مفسر سے وضوح میں زیادہ ہو اس طرح کہ اسکا خلاف اور اجازت نہ ہو۔ مثال: قرآن کریم میں ہے کہ "اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ، اِنَّ اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ النَّاسَ شَیْئًا"۔ حکم: ان دونوں (مفسر اور محکم) پر عمل کرنا یقینی طور پر لازم ہے۔

سوال نمبر: (5) خفی کی تعریف، حکم اور مثال لکھیں؟

جواب: وہ کلام جسکی مراد کسی عارض کی وجہ سے پوشیدہ ہو اور وہ عارض صیغہ کے علاوہ ہو اسے "خفی" کہتے ہیں۔ مثال: ارشادِ ربانی ہے: اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا "یہ آیت چور اور چورنی کے حق میں تو ظاہر ہے لیکن کفن چور اور جیب کترے کے حق میں خفی ہے۔ حکم: اسکی تلاش اس وقت تک لازم ہے یہاں تک کہ اسکا خفا (پوشیدگی) ختم ہو جائے۔

سوال نمبر: (6) مشکل کی تعریف اور مثال لکھیں، اور حکم بھی۔

جواب: وہ کلام جس میں خفی سے زیادہ خفا ہو اسے "مشکل" کہتے ہیں۔ مثال: اگر کسی نے قسم کھائی: "لَا یَأْتَدِمُ" یہ قسم سرکہ اور شیرہ کے حق میں ظاہر ہے خشک گوشت، انڈہ اور پنیر کے حق میں مشکل ہے تو پس ہم "ادام" کے معنی میں غور و فکر کریں تو ادام کا معنی ہے وہ چیز جس میں روٹی کو ڈبو کر کھایا جائے ہم غور کریں گے کہ یہ معنی انڈہ، پنیر اور گوشت میں پایا جا رہا ہے یا نہیں۔ حکم: اسکی مراد کو طلب کرنا واجب ہے یہاں تک کہ وہ اپنے ہم مثل سے جدا ہو جائے۔

سوال نمبر: (7) مجمل اور متشابہ کی تعریف، حکم مع مثال لکھیں؟

جواب: وہ کلام جو خفا میں مشکل کے اوپر ہوتا ہے یہ کئی وجوہات کا احتمال رکھتا

ہے اس کی مراد پر صرف متکلم کی جانب سے وضاحت کیساتھ واقفیت کی جاسکتی ہے مثال:- ارشاد باری تعالیٰ ہے: "حَرَّمَ الرِّبٰوا" ربا کا مطلق معنی زیادتی اور نفع ہے لیکن یہاں پر مطلق زیادتی مراد نہیں بلکہ وہ نفع مراد ہے جو عوض سے خالی ہو اور ان چیزوں کی بیع میں ہو جو ہم جنس اور ہم قدر ہوں یہ معنی کیساتھ ہی واضح نہیں ہوا اور یہی الفاظ کی دلالت کے ساتھ۔ اور وہ کلام جو پوشیدگی میں مجمل سے زیادہ ہو اسے "متشابہ" کہتے ہیں۔ مثال:- سورتوں کے شروع میں آنے والے حروف مقطعات (یٰسین وغیرہ) یہ 29 سورتوں کے شروع میں ہیں صرف 3 سورتیں ان میں سے مدنی اور باقی 26 سورتیں مکی ہیں۔ حروف مقطعات 14 ہیں انکا مجموعہ "نَصٌّ حَكِيمٌ قَاطِعٌ لَهُ سِرٌّ" ہے۔ حکم:- ان حروفوں کی مراد کے حق ہونے کا اعتقاد رکھنا اور یہاں تک کہ انکی وضاحت آجائے۔

فصل: فیما یترک بہ حقائق الالفاظ

سوال نمبر: (1):- وہ کتنی اور کون کونسی چیزیں ہیں جس کی وجہ سے الفاظ کی حقیقت کو ترک کر دیا جاتا ہے مع امثلہ لکھیں؟

جواب:- جسکی وجہ سے الفاظ کی حقیقت کو ترک کر دیا جاتا ہے وہ پانچ ہیں:

(1):- عرف کی دلالت کی وجہ سے:- وہ اس وجہ سے کہ احکام الفاظ کے ساتھ ثابت ہوتے ہیں کیونکہ الفاظ کی دلالت معنی مراد پر ہوتی ہے متکلم کیلئے پس جب وہ معنی لوگوں کے درمیان متعارف ہو تو وہ معنی متعارف دلیل ہوگا اس بات پر کہ اس لفظ سے وہی مراد ہے جو ظاہر ہے پس اسی پر حکم مرتب ہوگا۔ مثال:- اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ سر نہیں خریدے گا تو یہ قسم اس سر پر محمول ہوگی جسکو لوگ جانتے ہیں تو اگر وہ چڑیا اور کبوتر کے سر کو خریدے گا تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

(2):- نفس کلام کی دلالت کی وجہ سے کبھی کبھار حقیقت کو چھوڑ دیا جاتا ہے مثال:- اگر کفارہ ظہار میں مکاتب غلام کو آزاد کیا تو کفارہ ادا ہو جائے گا کیونکہ مکاتب میں رقبت کامل ہے رقبت غلام کو ختم کرکے آزادی کو ثابت کرنے کا نام ہے

لیکن ام ولد اور مدبر کو کفارہ میں ادا نہیں کر سکتے کیونکہ انکی آزادی یقینی ہوتی ہے آقا کی وفات کے بعد یہ آزاد ہو جاتے ہیں۔

(3) — اور کبھی حقیقت کو سیاقِ کلام کی دلالت کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔
مثال — مسلمان نے حربی کو کہا: "اِنزل" وہ اُتر آجا امن والا ہوگا اور اگر مسلمان نے یہ کہا: "اِنزل اِن کُنتَ رَجُلاً" تو اگر وہ اُتر آجا امن والا نہیں ہوگا۔

(4) — اور کبھی حقیقت کو متکلم کی طرف سے پائی جانے والی دلالت کی وجہ سے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ مثال — مسافر کا کسی کو گوشت خریدنے کیلئے بھیجنا متکلم کی حالت دلالت کرتی ہے کہ اسکے لیے گوشت کا سالن یا بھنا ہوا گوشت خریدا جائے کچا گوشت اسکے لئے نہیں خریدیں گے اسی طرح اگر گھر میں موجود شخص کہتا ہے تو اس کے لیے کچا گوشت خریدیں گے۔

(5) — اور کبھی حقیقت کو محل کلام کی دلالت کی وجہ سے ترک کر دیا جاتا ہے تو وہ محل لفظ کی حقیقت کو قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔ مثال — آزاد عورت کا نکاح لفظ بیع کے ساتھ مجازاً منعقد ہو جاتا ہے۔

⟷

فصل فی متعلقات النصوص

سوال نمبر: (1) — متعلقاتِ نصوص کتنے اور کونسے ہیں تمام کی تعریفات مع امثلہ لکھیں؟
جواب — متعلقاتِ نصوص چار ہیں اور وہ یہ ہیں:

(1) — عبارۃ النص — جس کے لیے کلام لایا گیا ہو اور قصداً اسکا ارادہ کیا گیا ہو۔

(2) — اشارۃ النص — جو نص کے الفاظ سے بغیر کسی زیادتی کے ثابت ہو۔ مثال — ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْن" مہاجرین فقراء کیلئے مالِ غنیمت کا استحقاق ثابت کرنے کیلئے یہ "عبارۃ النص" ہے لفظ فقراء سے ثابت ہو رہا ہے کہ جو کچھ مکہ میں ان مہاجرین صحابہ کی ملکیت میں تھا وہ اب انکی ملکیت نہیں اگر وہ انکی ملکیت ہوتا تو وہ فقراء نہ ہوتے۔

(3) — دلالۃ النص — وہ کلام جسمیں علت کو معلوم کیا گیا ہو جو منصوص علیہ حکم کیلئے ہے لغت

کے اعتبار سے۔ مثال :- ارشاد ربانی ہے: "فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا أُفٍّ" اس آیت میں علت یہ ہے کہ "انکو تکلیف اور اذیت دینا" اور عبارۃ النص ہر وہ چیز یا کام جو والدین کی اذیت کا باعث ہو اس سے احتراز لازم ہے۔

(4) :- اقتضاء النص :- یہ نص پر ایسی زیادتی ہے کہ نص کا معنی اسی زیادتی کے ساتھ ہی ثابت ہوتا ہے گویا کہ نص اپنے معنی کو صحیح کرنے کیلئے اسی زیادتی کا تقاضا کرتی ہے۔ مثال :- "انتِ طالقٌ" طالقٌ (امرأۃٌ) کی صفت ہے یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے اور مشتق ہونے کی وجہ سے مصدر کا تقاضا کرتا ہے کیونکہ مصدر کا معنی اس کے مشتقات میں پایا جاتا ہے گویا کہ شوہر نے کہا: انتِ طالقٌ طلاقًا" "طلاقًا" کا لفظ اقتضاء النص کے طور پر ثابت ہے۔

فصل: فی الأمر

سوال نمبر (1) :- امر کا لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں؟

جواب :- لغوی معنی :- کہنے والا اپنے علاوہ کو کہے: "اِفْعَلْ"۔ اصطلاحی معنی :- غیر پر فعل کو لازم کرنے کے تصرف کو "امر" کہتے ہیں۔

سوال نمبر (2) :- "أَنَّ الْمُرَادَ يَخْتَصُّ بِهَٰذِهِ الصِّيغَةِ" اس میں آئمہ کے احتمالات مع الدلیل لکھیں؟

جواب :- پہلا احتمال :- حقیقت اس صیغہ امر یعنی "اِفْعَلْ" کے ساتھ خاص ہے یہ مراد لینا محال ہے کیونکہ اللہ کے کلام میں امر، نہی، اخبار وغیرہ کا استعمال موجود ہے اللہ کا کلام ہمارے نزدیک قدیم ہے اور ازل سے ہے جبکہ امر کا صیغہ ازل سے نہیں ہے۔

دوسرا احتمال :- امر کے ساتھ آمر کی مراد اسی صیغہ کیساتھ خاص ہے یہ بات بھی محال ہے اس سے شارع کی مراد بندے پر فعل کو واجب کرنا ہے یہ محال لہذا اس وجہ سے محال ہے کہ اللہ کا کلام ازل سے ہے اور قدیم ہے جبکہ امر حادث ہے وجوب صیغہ امر کے علاوہ کے ساتھ بھی ثابت ہوجاتا ہے۔

دلیل :- کیا اس شخص پر ایمان لانا واجب نہیں ہے جس کو ایمان لانے کا امر نہیں پہنچا بلکہ اس پر ایمان لانا واجب ہے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ رسولوں کو نہ

سمجھا تو عقل مند لوگوں پر اپنی عقل کے ذریعے اللہ کی معرفت لازم ہوتی۔

سوال نمبر (3) :- "أنّ المراد بالأمر للأمر مختص بهذه الحقيقة" مذکورہ عبارت میں احتمال بیان کیجئے

جواب :- اس میں یہ احتمال ہے کہ امر سے آمر کی مراد اسی صیغہ کیساتھ خاص ہے کیونکہ امر سے شارع کی مراد بندے پر فعل کو واجب کرنا ہے اور ہمارے نزدیک وجوب فعل یہ ابتلاء (آزمائش) ہی کا معنی ہے۔ اور فعل کا وجوب اسی صیغہ کے علاوہ کیساتھ بھی ثابت ہوتا ہے۔

ــــــ :(فصل: اختلاف الناس في الأمر المطلق): ــــــ

سوال نمبر: (1) :- مطلق امر کی تعریف مع مثال لکھیں؟

جواب :- وہ امر جو قرینہ سے خالی ہو اور وہ لزوم یا عدم لزوم پر دلالت کرنے والا ہو۔

مثال :- ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظالمين" اور صحیح مذہب یہ ہے کہ امر کا موجب یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے مگر جب اسکے خلاف دلیل قائم ہو جائے کیونکہ امر کو ترک کرنا نافرمانی ہے اور اسی جیسا کہ اس کو (امر) کو بجالانا اطاعت ہے۔

ــــــ :(فصل: المأمور به نوعان): ــــــ

سوال نمبر: (1) :- مأمور بہ کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں نیز مطلق کا حکم مع مثال لکھیں؟

جواب :- مأمور بہ کی دو اقسام ہیں: (1) :- مطلق عن الوقت۔ (2) :- مقید بالوقت۔

مطلق عن الوقت کا حکم :- اسکی ادا واجب ہے تاخیر کیساتھ اس شرط سے کہ وہ عمر بھر میں فوت نہ ہو۔ مثال :- امام محمد علیہ الرحمۃ نے "جامع الکبیر" میں فرمایا: کہ اگر کسی نے ایک ماہ اعتکاف یا ایک ماہ روزے رکھنے کی نذر مانی تو اسکے لیے جائز ہے کہ وہ جس ماہ میں چاہے اعتکاف کرے یا روزے رکھے

سوال نمبر (2) :- مؤقت کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں مثال اور حکم لکھیں؟

جواب :- مؤقت کی دو اقسام ہیں: (1) :- جس میں وقت فعل کیلئے ظرف ہو یہاں تک کہ فعل

CamScanner

کی ادائیگی میں اور بے وقت کا گھیر لینا شرط نہیں ہے۔ مثال ہے جسطرح نماز۔
حکم ہے وقت میں فعل کا واجب ہونا اس وقت میں اس فعل کی جنس سے دوسرے فعل کا واجب ہونا اسکے منافی نہیں ہوتا۔

(2) ہے کہ وقت اسکے لیے معیار ہو۔ مثال ہے جسطرح روزہ کیونکہ یہ وقت (دن) کے ساتھ مقدر ہوتا ہے۔ حکم ہے کہ جب شخص نے اسکے لیے وقت متعین کر دیا تو اس کا غیر اس وقت میں واجب نہیں ہوگا۔

فصل: الأمر بالشيء يدل على حسن المأمور به

سوال نمبر: (1) ہے مامور بہ کے حسن ہونے کے حق میں کتنی اور کونسی اقسام ہیں مثال اور حکم لکھیں؟

جواب ہے مامور بہ کے حسن ہونے کے حق میں دو قسمیں ہیں: (1) ہے حسن بنفسہ۔

(2) ہے حسن لغیرہ۔

حسن بنفسہ کی مثال ہے اللہ عزوجل پر ایمان لانا، تسبیح بولنا، عدل و انصاف کرنا، نماز پڑھنا وغیرہ۔ اسکا حکم ہے جب بندے پر اسکی ادائیگی واجب ہو جائے تو یہ بغیر ادائیگی کے ساقط نہیں ہوتا۔

حسن لغیرہ کی مثال ہے سعی الی الجمعۃ اور نماز کیلئے وضو کرنا۔ اسکا حکم ہے جب یہ ساقط ہو جائے تو وہ واسطہ بھی ساقط ہو جاتا ہے۔

فصل: الأمر بالفعل لا يقتضي التكرار

سوال نمبر: (1) ہے کیا امر بالفعل کی تکرار کا تقاضا کرتا ہے یا نہیں مع مثال لکھیں؟

جواب ہے امر بالفعل تکرار کا تقاضا نہیں کرتا۔ مثال ہے اگر ایک شخص نے کسی دوسرے سے کہا: طلق امرأتی "پس وکیل نے اسے طلاق دے دی پھر موکل نے دوبارہ اس سے شادی کر لی تو وکیل کے لیے اجازت نہیں ہے کہ وہ اسے طلاق دے دے دوسری مرتبہ موکل کے حکم اول کی وجہ

سوال نمبر: (2) ۔ لمبا سلام کرنے اور چھوٹا سلام کرنے کا حکم لکھیں؟ مع مثال۔

جواب ۔ لمبا سلام کرنا یا چھوٹا سلام کرنا حکم میں برابر ہوتا ہے۔ مثال ۔ اگر کسی نے کہا: "اضرب" تو اسکا یہ قول اس قول "افعل فعل الضرب" کا مختصر ہے اسی وجہ سے مختصر سلام اور لمبا سلام حکم میں برابر ہیں۔

سوال نمبر: (3) ۔ اسم جنس کا حکم مع مثال لکھیں؟

جواب ۔ کہ وہ اطلاق کے وقت ادنیٰ کو شامل ہوتا ہے اور تمام جنس کا احتمال رکھتا ہے۔ مثال ۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ وہ پانی نہیں پیئے گا تو اگر اس نے پانی کا ادنیٰ قطرہ بھی پی لیا تو وہ حانث ہو جائے گا اور اگر اس نے اس قسم سے دنیا کے تمام پانیوں کی نیت کی تو اسکی نیت صحیح ہوگی۔

سوال نمبر: (4) ۔ اگر کسی نے اپنی عورت کو کہا "طلقتک" تو اس سے تین طلاقوں کی نیت کرنا درست ہے یا نہیں؟ وضاحت کیجیے نیز کس میں دو طلاقوں کی نیت کرنا درست ہے وجہ لکھیں

جواب ۔ اگر کسی نے اپنی عورت کو کہا "طلقتک" تو اس سے ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر اس نے اس یعنی طلقتک سے تین طلاقوں کی نیت کی تو اس کی نیت درست ہوگی اور اگر دو طلاقوں کی نیت کی تو یہ درست نہیں ہوگی۔ مگر جب منکوحہ لونڈی ہو تو اسکے حق میں دو طلاقوں کی نیت کرنا تمام جنس طلاق کی نیت ہوگی۔

سوال نمبر: (5) ۔ کیا عبادات میں امر تکرار کا تقاضا کرتا ہے یا نہیں؟ وضاحت کیجیے

جواب ۔ عبادات میں امر تکرار کا تقاضا نہیں کرتا کیونکہ وہ یعنی تکرار عبادات امر کی وجہ سے ثابت نہیں ہوا بلکہ عبادات کے ان اسباب سے تکرار ثابت ہوتا ہے جن اسباب سے وجوب ثابت ہوتا ہے

فصل: في النهي

سوال نمبر: (1) نہی کی اقسام اور ان کا حکم مع امثلہ لکھیں؟

جواب: نہی کی دو اقسام ہیں: (1) افعال حسیہ (2) افعال شرعیہ

افعال حسیہ کا حکم: منہی عنہ اس کا (اس چیز کا) عین ہو جس پر نہی وارد ہوئی ہے پس اس کا عین قبیح ہوگا لہذا وہ اصلاً مشروع نہیں ہوگی۔ مثال: زنا کرنا، شراب پینا وغیرہ۔

افعال شرعیہ کا حکم: منہی عنہ اس چیز کا غیر ہو جس کی طرف نہی کی اضافت کی گئی ہے پس وہ بذات خود اچھی ہوگی اور غیر کی وجہ سے قبیح ہوگی۔ مثال: عید کے ایام میں روزہ رکھنا، مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا وغیرہ۔

سوال نمبر: (2) "النهي عن التصرفات الشرعية يقتضي تقريرها" کی مختصر وضاحت کریں؟

جواب: فعل شرعی نہی کے بعد اسی طرح مشروع ہوں گے جیسے وہ نہی سے پہلے مشروع تھے اسلئے کہ اگر مشروع باقی نہ رہے تو بندہ فعل مشروع کو داخل کرنے سے عاجز ہو جائے گا اور یہ نہی عاجز کی نہی کرنا ہوگا اور یہ شارع کی طرف سے محال ہے۔

سوال نمبر: (3) کونسی چیزیں حرام لغیرہ ہیں ان کی وضاحت کریں؟

جواب: عید کے دنوں میں روزہ رکھنا، مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے بیچنا وغیرہ۔

سوال نمبر: (4) "وهذا بخلاف نكاح المشركات" مذکورہ عبارت پر ہونے والا اعتراض مع جواب لکھیں؟

جواب: اعتراض: احناف کے نزدیک افعال شرعیہ منہی عنہ ہونے کے بعد بھی مشروع رہتے ہیں تو چاہیے کہ مشرک عورتوں، باپ کی منکوحہ، بہن، ماں، بیٹی اور بغیر گواہوں کے نکاح کرنے پر نہی وارد ہوئی ہے تو یہ منہی عنہ ہونے کے بعد بھی مشروع ہونے چاہیے تھے۔

الجواب: افعال شرعیہ واقعی میں منہی عنہ ہونے کے بعد مشروع رہتے ہیں اور نکاح بھی فعل شرعی ہے مگر ان نکاحوں کو مشروع نہ ہونے میں ایک مجبوری ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر نکاح کو مشروع رکھا جائے تو اجتماع ضدین لازم آئے گا کیونکہ

نکاح کا امر جب وہ وطی اور دیگر تصرفات حلال ہوں اور نہی کا اقتضاء یہ ہے کہ وطی اور دیگر تصرفات حرام ہوں اور یہ دونوں ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتی لہذا ان تمام صورتوں میں نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

سوال نمبر: (۵) :- "نہی اصل کے اعتبار سے مشروع ہوتی ہے" اس پر چند امثلہ لکھیں؟

جواب :- مکروہ اوقات میں نماز پڑھنا، عیدین اور ایام تشریق کے دنوں میں روزوں کی نذر ماننا وغیرہ

سوال نمبر: (۶) :- "و حرمۃ الفعل لا تنافي ترتب الاحکام" عبارت کی وضاحت مع امثلہ کیجیے؟

جواب :- حالت حیض میں عورت کو طلاق دینے سے طلاق واقع ہو جائے گی لیکن حالت حیض میں وطی کرنا حرام ہے تو اس مطلقہ عورت پر عدت، نفقہ یہ سب کچھ لازم ہوں گے لہذا فعل کا حرام ہونا احکام کے مرتب ہونے کے منافی نہیں ہے۔

(فصل: في تعريف طريق المراد بالنصوص) :-

سوال نمبر: (۱) :- نص کے ذریعے مراد کو جاننے کے تین طریقے مع امثلہ لکھیں؟

جواب :- (1) :- جب کوئی لفظ ایک معنی کیلئے بطورِ حقیقت اور دوسرے معنی کے لیے بطورِ مجاز استعمال ہو تو حقیقت پر عمل کرنا اولی ہے۔ مثال :- ارشاد باری تعالی ہے: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ" جب کوئی لڑکی زنا سے پیدا ہوئی ہو تو اس لڑکی سے وہ زانی مرد نکاح نہیں کر سکتا لہذا وہ لڑکی اس مرد کی حقیقت میں بیٹی ہے اگرچہ مجازاً بیٹی نہیں کیونکہ وہ نکاح کے بغیر پیدا ہوئی ہے لیکن حقیقتاً وہ اس کے پانی سے پیدا ہوئی ہے لہذا حقیقتاً وہ اسکی بیٹی ہے اور یہاں حقیقت پر عمل کرنا اولی ہے۔

(2) :- جب کسی لفظ کے معنی میں دو احتمال ہوں اور ان میں سے کسی ایک کی وجہ سے نص میں تخصیص واجب ہوتی ہے تو جو معنی تخصیص کو لازم نہ ہو وہ مراد لینا اولی ہے

(21)

مثال :- ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ" اگر چھونے کو جماع پر محمول کریں تو جماع کی تمام صورتوں پر عمل ہو جائے گا اور اگر ہاتھ لگانے پر محمول کریں تو یہ نص انہیں صورتوں کے ساتھ خاص ہو گی کیونکہ اسمیں محارم اور چھوٹے بچوں کا چھونا بھی آجائے گا لہٰذا یہاں پہلا معنی مراد لیں گے۔

(3) :- جب کوئی نص قرآنی دو قراءتوں سے پڑھی جائے یا کوئی حدیث دو روایتوں سے مروی ہو تو ایسے طریقے پر عمل کرنا اولیٰ ہے جس سے دونوں صورتوں پر عمل ہو سکے۔ مثال :- ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ" اس آیت میں لفظ "ارجلکم" کو نصب اور جر دونوں کے ساتھ پڑھا گیا ہے نصب کی صورت میں مغسول پر عطف ہے اور جر کی صورت میں ممسوح پر عطف ہے اب دونوں صورتوں پر عمل کرنے کیلئے نصب والی قراءت کو موزے نہ پہننے والی صورت پر اور جر والی قراءت کو موزے پہننے والی صورت پر محمول کیا جائے گا۔

سوال نمبر:(2) :- "حتی یطھرن" کو تشدید اور تخفیف سے پڑھنے پر ثابت ہونے والے مسائل لکھیں؟

جواب :- تخفیف والی صورت میں یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ حیض والی عورت کے ایام حیض دس دن ہوں اور تشدید والی صورت میں یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ ایام حیض دس دن سے کم ہوں۔

سوال نمبر:(3) :- تمسکات ضعیفہ کی 4 صورتیں مع امثلہ لکھیں؟

جواب :- (1) :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی حدیث "اَنَّهُ قَاءَ فَلَمْ يَتَوَضَّأْ" اس بات کو ثابت کرنے کیلئے استدلال کرنا کہ قے ناقض وضو نہیں ہے یہ ضعیف ہے کیونکہ قے وضو کو فی الحال واجب نہیں کرتی بلکہ اختلاف اس بات میں ہے کہ قے ناقض وضو ہے۔

(2) :- اسی طرح تمسک کرنا اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے: "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ" اس بات کو ثابت کرنا کہ مکھی کے پانی میں مرنے سے پانی ناپاک ہو جاتا ہے یہ ضعیف ہے اسلئے کہ نص مردار کی حرمت کو ثابت کرتی ہے اور اسمیں کوئی اختلاف

نہیں صرف اختلاف پانی کے ناپاک ہونے میں ہے۔

(3): اسی طرح تمسک کرنا حضور علیہ السلام کے اس قول سے "حتیہ ثم اقرصیہ ثم اغسلیہ بالماء" اس بات کو ثابت کرنا کہ سرکہ نجاست کو زائل نہیں کرتا۔ یہ ضعیف ہے اسلئے کہ حدیث خون کو پانی سے دھونے کے واجب ہونے کا اقتضا کر رہی ہے تو وہ کپڑے پر خون کے موجود ہونے کی حالت کیساتھ مقید رہے گا اور اس میں کوئی اختلاف نہیں اختلاف صرف سرکے کے ذریعے خون زائل ہونے کے بعد کپڑے کے پاک ہونے میں ہے۔

(4): اسی طرح تمسک کرنا حضور علیہ السلام کے اس قول "في اربعين شاة شاة" سے زکوۃ کی قیمت دینے کے عدم جواز کو ثابت کرنا۔ یہ استدلال ضعیف ہے اسلئے کہ حدیث بکری کے واجب ہونے کا اقتضا کرتی ہے اسمیں کوئی اختلاف نہیں اختلاف صرف بکری کی قیمت ادا کرنے سے زکوۃ کے ساقط ہونے میں ہے۔

←————————→

سوال نمبر (۱۴):

(فصل: في تقرير حروف المعاني):

سوال نمبر: (۱): واؤ کا حقیقی معنی کیا ہے اسمیں اختلاف مع امثلہ لکھیں؟

جواب: واؤ جمع مطلق کیلئے آتا ہے اور امام شافعی نے اسے ترتیب کیلئے مانا ہے اور ہمارے علماء نے کہا: اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا: "ان کلمت زیدا وعمرا فانت طالق" اگر وہ پہلے عمر سے پھر زید سے کلام کرتی ہے تو ہمارے نزدیک طلاق ہوجائے گی اور امام شافعی کے نزدیک طلاق نہیں ہوگی کیونکہ ترتیب باقی نہیں رہی

سوال نمبر: (۲): واؤ کا مجازی معنی مثال کے ساتھ لکھیں؟

جواب: واؤ کبھی حال کیلئے بھی آتا ہے پس اس وقت وہ حال اور ذو الحال کو جمع کرے گا اور اس وقت وہ شرط کے معنی کا فائدہ دے گا۔ مثال: اگر آقا نے اپنے غلام سے کہا: "اَدِّ اِلَیَّ الفا وانت حر" تو ایک ہزار آزادی کیلئے شرط ہوگا۔

سوال نمبر: (۳): واؤ کا مجازی معنی کب مراد لینا درست ہوگا امثلہ سے ثابت کریں؟

جواب: جب واؤ کو مجازا حال پر محمول کیا جائے تو لفظ کے اندر حال کی صلاحیت

کا ہونا اور قرینہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ مثال:- اگر آقا اپنے غلام سے کہے "تو مجھے ایک ہزار دے اس حال میں کہ تو آزاد ہے" پس آزادی وہ ایک ہزار کی ادائیگی کے وقت ثابت ہوگی اور یہاں پر واؤ کے حال کیلئے ہونے پر قرینہ بھی قائم ہے کیونکہ آقا اپنے غلام پر آزادی کا حق رکھنے کے سوا کوئی مال کا مستحق نہیں ہوتا اور یہاں مال پر غلام کی آزادی کو معلق کرنا درست ہے لہٰذا اسی تعلیق پر کلام کو محمول کیا جائے گا۔

فصل: الفاء للتعقیب

سوال نمبر: (1):- فاء کا حقیقی معنی مع مثال لکھیں؟

جواب:- فاء، تعقیب مع الوصل کیلئے آتی ہے۔ مثال:- اگر بائع نے کہا: "بِعْتُ مِنْكَ هٰذَا الْعَبْدَ بِأَلْفٍ" اور مشتری نے کہا: "فَهُوَ حُرٌّ" تو اس کا یہ قول اقتضاءً بیع کو قبول کرنا ہوگا اور اس سے آزادی ثابت ہو جائے گی۔ برخلاف اس کے کہ وہ کہے "وَهُوَ حُرٌّ" یا "هُوَ حُرٌّ" تو یہ اس کا بیع کو رد کرنا ہوگا۔

سوال نمبر: (2):- فاء کا مجازی معنی مع مثال لکھیں؟

جواب:- فاء کبھی علت کو بیان کرنے کیلئے بھی آتی ہے۔ مثال:- اگر آقا اپنے غلام سے کہے: "أَدِّ إِلَيَّ أَلْفًا فَأَنْتَ حُرٌّ" تو غلام فی الحال آزاد ہو جائے گا اگرچہ وہ ہزار نہ دے۔

سوال نمبر: (3):- منکوحہ لونڈی کو آزاد کرنے کی صورت میں اختیار ہوگا یا نہیں وضاحت کریں؟

جواب:- منکوحہ لونڈی کو آزاد کرنے کی صورت میں اس کیلئے خیارِ عتق ثابت ہوگا اگرچہ اس کا شوہر غلام ہو یا آزاد اسلئے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے جس وقت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا: "مَلَكْتِ بُضْعَكِ فَاخْتَارِيْ" نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کیلئے اختیار کو ثابت کر دیا ہے اس وجہ سے کہ وہ آزاد ہونے کے بعد اپنی بضع کی مالک ہوگئی ہیں اور یہ معنی شوہر کے غلام یا آزاد ہونے کے درمیان فرق نہیں کرتا۔

سوالنمبر: (4) :۔ طلاق میں اعتبار شوہر کی آزادی کا ہوگا یا عورت کی وضاحت کیجیے؟
جواب :۔ احناف کے نزدیک طلاق کی مقدار میں عورتوں کے حال کا اعتبار ہوگا یعنی اگر عورت آزاد ہے تو اسکا شوہر تین طلاق دینے کا مستحق ہوگا اگرچہ شوہر غلام ہو یا آزاد کیونکہ غلامی سے طلاق کم ہو جاتی ہے یعنی آزادی کے سراتھ تین طلاقیں دینے کا استحقاق ہوگا اور غلامی کیساتھ دو طلاقیں دینے کا استحقاق ہوگا لیکن امام شافعی کے نزدیک طلاق کا اعتبار غلامی اور آزادی کے سلسلے میں مردوں کے حال سے ہوگا۔

فصل: ثُمَّ للتراخي

سوالنمبر: (1) :۔ ثُمَّ کے معنی میں اختلاف مع امثلہ لکھیں؟
جواب :۔ ثُمَّ یہ تراخي کیلئے آتا ہے لیکن امام اعظم کے نزدیک یہ لفظ اور حکم میں تراخي کا فائدہ دیتا ہے اور صاحبین کے نزدیک یہ صرف حکم میں تراخي کا فائدہ دیتا ہے۔ مثال :۔ جب کوئی شوہر اپنی غیر مدخول بہا بیوی سے کہے: "اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ فَاَنْتِ طَالِقٌ ثُمَّ طَالِقٌ ثُمَّ طَالِقٌ" تو امام اعظم کے نزدیک پہلی طلاق دخولِ دار پر معلق ہوگی اور دوسری فی الحال واقع ہو جائے گی اور تیسری لغو ہو جائے گی اور صاحبین کے نزدیک تمام کی تمام دخولِ دار پر معلق ہوں گی۔ پھر دخولِ دار کے وقت ترتیب ظاہر ہوگی پس واقع نہیں ہوگی مگر ایک۔ اور اگر وہ کہے: "اَنْتِ طَالِقٌ ثُمَّ طَالِقٌ ثُمَّ طَالِقٌ اِنْ دَخَلْتِ الدَّارَ" تو امام اعظم کے نزدیک پہلی طلاق فی الحال واقع ہوگی اور دوسری اور تیسری لغو ہو جائے گی اور صاحبین کے نزدیک دخولِ دار کے وقت ایک طلاق واقع ہوگی اور اگر مدخول بہا عورت سے کہے: اگر شرط کو مقدم کیا جائے تو پہلی طلاق دخولِ دار پر معلق ہوگی اور دوسری اور تیسری فی الحال واقع ہو جائے گی امام اعظم کے نزدیک۔ اور اگر شرط کو مؤخر کر دیا جائے تو پہلی دو فی الحال واقع ہوں گی اور تیسری دخولِ دار پر معلق ہوگی اور صاحبین کے نزدیک دونوں جگہوں میں تمام کی تمام دخولِ دار پر معلق ہوں گی۔

فصل: بَلْ لتدارکِ الغلط

سوال نمبر: (1) بَلْ کا معنی مع مثال لکھیں؟

جواب: بَلْ یہ غلطی کے تدارک کیلئے آتا ہے اسکو ذکر کرکے بعد والے کلام کو پہلے کلام کی جگہ رکھا جاتا ہے۔ مثال: جب شوہر اپنی غیر مدخول بھا عورت سے کہے: "انتِ طالقٌ واحدۃً لا بل ثنتین" تو ایک طلاق واقع ہوگی کیونکہ اسکا قول "لا بل ثنتین" یہ پہلے کلام سے رجوع پر دلالت کر رہا ہے اور اسکا رجوع صحیح نہیں ہے تو پہلی واقع ہوگی پس اسکے قول "ثنتین" سے محل باقی نہیں رہے گا اور اگر مدخول بھا عورت ہو تو تینوں طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

سوال نمبر: (2) "علیّ الفٌ لا بل الفان" کہنے سے رقم اور طلاق کا حکم مع اختلاف لکھیں؟

جواب: امام اعظم کے نزدیک تین ہزار واجب نہیں ہوں گے اور امام زفر کے نزدیک تین ہزار واجب ہوں گے اسلئے کہ "علیّ الفٌ لا بل الفان" یہ خبر ہے اور غلطی خبر میں ہوتی ہے نہ کہ انشاء میں پس اقرار میں غلطی کی تلافی کرکے لفظ "بل" کی تصحیح ممکن ہے نہ کہ طلاق میں یہانتک کہ اگر طلاق اخبار کے طریقے سے ہو اس طور پر کہ شوہر اپنی بیوی سے کہے: "کنتِ طلقتکِ امس واحدۃً لا بل ثنتین" تو دو طلاقیں واقع ہوں گی اس اصل کی وجہ سے کہ غلطی کا تدارک اخبار میں ہوتا ہے نہ کہ انشاء میں۔

فصل: لٰکِنْ للاستدراک

سوال نمبر: (1) لٰکِن کا معنی اور اسکا موجب لکھیں؟

جواب: لٰکن یہ نفی کے بعد استدراک کیلئے ہی آتا ہے۔ لٰکن کا موجب یہ ہے کہ یہ اپنے مابعد کو ثابت کرتا ہے بہر حال جو نفی ہے اس سے پہلے تو وہ اپنی دلیل سے ثابت ہوگی۔

سوال نمبر: (2) لٰکن عطف کا معنی کب دے گا امثلہ سے وضاحت کریں؟

جواب: کلام کے متسق ہونے کے وقت لٰکن عطف کا معنی دے گا اگر کلام متسق ہو تو نفی اور اثبات کیساتھ متعلق ہوگی جو لٰکن کے بعد ہے ورنہ کلام مستانف ہوگا۔

مثال :- امام محمدؒ نے جامع الکبیر میں ذکر کیا ہے جب کوئی شخص کہے: "لفلان علی الف قرض" تو فلاں نے کہا: "الامر ازید غصب" تو اسکی مال لازم ہوگا کیونکہ کلام مشتق ہے پس ظاہر ہوگیا کہ نفی وہ سبب میں ہے نہ کہ نفس مال میں۔

فصل: أو لتناول أحد المذکورین

سوال نمبر (1) :- لفظ أو کا معنی مثال کیساتھ لکھیں؟

جواب :- أو یہ دو مذکورہ چیزوں میں سے کسی ایک کی شمولیت کیلئے آتا ہے، مثال :- اگر کسی نے کہا "ھذا اخر او ھذا" تو یہ قول "احدھما اخر" قول کے قائم مقام ہوگا یہاں تک کہ موطی کیلئے بیان کا اختیار ہوگا۔

سوال نمبر (2) :- اگر کسی نے کہا "لا اکلم ھذا او ھذا او ھذا" تو اسکا حکم مع اختلاف لکھیں؟

جواب :- امام زفرؒ کے نزدیک اسکا یہ قول "لا اکلم احد ھذین وھذا" کے قائم مقام ہوگا تو وہ حانث نہیں ہوگا جب تک وہ پہلے دونوں میں سے کسی ایک سے اور تیسرے سے کلام نہ کرے اور ہمارے نزدیک اگر اس نے پہلے سے کلام کرلیا تو وہ حانث ہوجائے گا اور اگر آخری میں سے ایک سے کلام کیا تو وہ حانث نہیں ہوگا جب تک وہ ان دونوں سے کلام نہ کرے۔

سوال نمبر (3) :- مہر کے درمیان لفظ "أو" داخل کرنے سے مہر کا کیا حکم ہوگا؟

جواب :- اگر کوئی مہر کے درمیان لفظ "أو" داخل کرے تو امام اعظمؒ کے نزدیک اسکا حکم مہر مثل والا ہوگا۔

سوال نمبر (4) :- تشہد کا حکم مع الدلیل لکھیں؟

جواب :- تشہد نماز میں رکن نہیں ہے۔ دلیل :- حضور علیہ السلام نے فرمایا: "اذا قلت ھذا او فعلت ھذا فقد تمت صلاتک" نماز کے مکمل ہونے کو معلق کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک پر پس شرط نہیں رکھا جائے گا ان دونوں میں سے ہر ایک کو اور قعدہ اخیرہ بالاتفاق شرط ہے پس تشہد کی قراءت کو شرط نہیں رکھا گیا۔

سوال نمبر (5) :- اگر لفظ "أو" مقام نفی یا مقام اثبات میں آجائے تو کیا معنی ہوگا؟

CamScanner

جواب :- اگر کلمہ "أو" نفی کے مقام میں آجائے تو یہ نفی کو واجب کرتا ہے مذکورین میں سے ہر ایک کی۔ مثال :- اگر کسی نے کہا: "لَا أُكَلِّمُ هٰذَا أَوْ هٰذَا" تو وہ حانث ہو جائے گا جب وہ ان دونوں میں سے کسی ایک سے کلام کرے گا اور اگر اثبات کے مقام میں آجائے تو یہ مذکورین میں سے کسی ایک کو اختیار کی صورت کیساتھ شامل ہوگا۔ مثال :- "خُذْ هٰذَا أَوْ ذٰلِكَ".

سوال نمبر: (6) :- أو کا مجازی معنی مع امثلہ لکھیں؟

جواب :- أو کبھی "حتی" کے معنی میں ہوتا ہے۔ مثال :- اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ" کہا گیا ہے کہ اسکے معنی "حَتّٰى يَتُوبَ عَلَيْهِمْ" ہیں ہمارے اصحاب نے کہا کہ اگر کسی حالف نے کہا: "لَا أَدْخُلُ هٰذِهِ الدَّارَ أَوْ أَدْخُلَ هٰذِهِ الدَّارَ" تو یہاں پر "أو" "حتی" کے معنی میں ہے یہاں تک کہ اگر وہ پہلے گھر میں اولاً داخل ہوا تو وہ حانث ہو جائے گا اور اگر وہ دوسرے گھر میں داخل ہوا تو وہ اپنی قسم کو پورا کرنے والا ہوگا۔

فصل: حتی للغایۃ

سوال نمبر: (1) :- حتی کا معنی لکھیں اور حقیقی معنی میں کب استعمال ہوگا مع امثلہ لکھیں؟

جواب :- حتی یہ "الی" کی طرح غایت کیلئے آتا ہے اور جب اسکا ماقبل امتداد کو قبول کرنے والا اور اسکا مابعد غایت بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو یہ کلمہ اپنے حقیقی معنی پر عمل کرنے والا ہوگا۔ مثال :- امام محمد نے فرمایا: جب آقا نے کہا: "عَبْدِيْ حُرٌّ إِنْ لَمْ أَضْرِبْكَ حَتّٰى يَشْفَعَ فُلَانٌ" أو "حَتّٰى تَصِيْحَ" أو "حَتّٰى تَشْتَكِيَ بَيْنَ يَدَيَّ" تو یہ کلمہ اپنی حقیقت پر عمل کرنے والا ہوگا اسلئے کہ تکرار کیساتھ مارنا یہ امتداد کا احتمال رکھتا ہے اور "شفاعۃ فلان" وغیرہ مارنے کیلئے غایت بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اگر وہ غایت سے قبل مارنے سے رک گیا تو وہ حانث ہو جائے گا۔

سوال نمبر: (2) :- حقیقی معنی متعذر ہو تو کونسا معنی مراد ہوگا؟

جواب :- حقیقی معنی متعذر ہو تو جو معنی زیادہ مشہور ہو تو وہ معنی مراد ہوگا۔

سوال نمبر: (3) :- حتی جزاء کے معنی پر کب محمول ہوگا امثلہ سے وضاحت کیجیے؟

جواب:۔ حتی امتداد کو قبول کرنے والا نہ ہو اور دوسرا غایت بننے کی صلاحیت نہ رکھتا ہو اور پہلا سبب بننے اور دوسرا جزاء بننے کی صلاحیت رکھتا ہو تو اسکی جزاء پر محمول کریں گے۔ مثال:۔ جب آقا اپنے عبد سے کہے: "عبدی حر ان لم آتک حتی تغدینی" اگر وہ آیا اور اس نے اسکو کھانا نہیں کھلایا تو آقا حانث نہیں ہوگا یعنی اسکا غلام آزاد نہیں ہوگا کیونکہ "تغدی" غایت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔

سوال نمبر:(4)۔ حتی عطفِ محض کے معنی پر کب محمول ہوگا امثلہ سے وضاحت کیجیے؟

جواب:۔ جب حتی کو جزاء پر محمول کرنا بھی متعذر ہو جائے اسطور پر کہ حتی کا مابعد حتی کے ماقبل کی جزاء بننے کی صلاحیت نہ رکھے تو حتی کو عطفِ محض پر محمول کیا جائے گا۔ مثال:۔ وہ ہے جو امام محمد نے بیان کیا کہ: جب آقا نے کہا میرا غلام آزاد ہے اگر میں تیرے پاس نہ آؤں حتی کہ آج تیرے پاس صبح کا کھانا کھاؤں یا اگر تو میرے پاس نہ آئے حتی کہ تو میرے پاس صبح کا کھانا کھائے تو میرا غلام آزاد ہے۔ پس آقا اسکے پاس آیا مگر آقا نے اسکے پاس اس روز صبح کا کھانا نہیں کھایا تو حانث ہو جائے گا۔

(فصل: الی لانتھاء الغایۃ)

سوال نمبر:(1)۔ الی کا معنی اور اسکی اقسام مع امثلہ لکھیں؟

جواب:۔ الی یہ انتھاء غایت کیلئے آتا ہے۔ اسکی دو اقسام ہیں:

(1)۔ الی یہ بعض صورتوں میں امتدادِ حکم کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ مثال:۔ "اشتریت ھذا المکان الی ھذا الحائط" تو بیع میں دیوار داخل نہیں ہوگی۔

(2)۔ اور بعض صورتوں میں اسقاط کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ مثال:۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ "میں فلاں سے کلام نہیں کروں گا ایک مہینے تک" تو مہینہ حکم میں داخل ہوگا۔

نوٹ:۔ جب الی امتداد کے معنی کا فائدہ دے گا تو غایت حکم میں داخل نہیں ہوگی اور جب اسقاط کے معنی کا فائدہ دے گا تو غایت حکم میں داخل ہوگی۔

سوال نمبر:(2)۔ الی اور کس معنی کا فائدہ دے گا مع مثال لکھیں؟

جواب ہے: إلى کبھی حکم کے غایت تک مؤخر ہونے کا فائدہ دیتا ہے۔ مثال ہے: اگر کسی نے اپنی عورت سے کہا: "أنتِ طالقٌ إلى شهرٍ" تو اسکی کوئی نیت نہیں تھی تو ہمارے نزدیک فی الحال طلاق واقع نہیں ہوگی برخلاف امام زفرؒ کے اسلئے کہ مہینے کا ذکر امتداد حکم اور اسقاط کو بھیجنے کی صلاحیت نہیں رکھتا شرعی طور پر اور طلاق تعلیق کے ساتھ مؤخر ہونے کا احتمال رکھتی ہے لہٰذا اس کو اسی پر محمول کیا جائے گا۔

فصل: کلمۃ "علیٰ" للإلزام

سوال نمبر: (1) ہے علیٰ کے تینوں معنی مع امثلہ لکھیں؟

جواب ہے (1) ہے علیٰ یہ الزام کیلئے آتا ہے اور اسکی اصل یہ ہے کہ یہ تفوق اور تعلی کے معنی کا فائدہ دیتا ہے۔ مثال ہے اگر کسی نے کہا: "لِفُلانٍ عَلَيَّ أَلْفٌ" تو اسکو دین پر محمول کیا جائے گا برخلاف اسکے کہ وہ کہے: "عِنْدِي" أو "مَعِي" أو "قِبَلِي"۔

(2) ہے اور کبھی کبھار "علیٰ" مجازاً باء کے معنی کیلئے بھی آتا ہے۔ مثال ہے اگر کسی نے کہا "بعتُك هذا على ألفٍ" تو "علیٰ" باء کے معنی میں ہوگا معاوضے کی دلالت کے پائے جانے کی وجہ سے۔

(3) ہے اور کبھی "علیٰ" شرط کے معنی کیلئے بھی آتا ہے مثال ہے اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا "يُبَايِعْنَكَ عَلَىٰ أَن لَّا يُشْرِكْنَ بِاللَّهِ شَيْئًا"۔

فصل: کلمۃ "في" للظرف

سوال نمبر: (1) ہے في کا معنی مع مثال لکھیں؟

جواب ہے في یہ ظرف کیلئے ہی آتا ہے۔ مثال ہے ہمارے اصحاب نے کہا: جب کسی نے کہا: "غَصَبْتُ ثَوْبًا فِي مِنْدِيلٍ أَوْ تَمْرًا فِي قَوْصَرَةٍ" تو اسکو ان دونوں کی تمام چیزیں لازم ہوں گی۔

سوال نمبر: (2) ہے في کتنی اور کونسی جگہوں میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب ہے في تین جگہوں میں استعمال ہوتا ہے: (1) ہے زمان۔ (2) ہے مکان۔ (3) ہے فعل۔

سوال نمبر: (3) "فی" کو حذف یا ذکر کرنے میں آئمہ کا اختلاف لکھیں؟

جواب: جب یہ (فی) زمان میں استعمال ہو تو اس طور پر کہ کہا جائے: "انتِ طالقٌ غداً" تو صاحبین کے نزدیک فی کو حذف کرنا یا ظاہر کرنا دونوں برابر ہیں یہاں تک کہ اگر کوئی کہے "انتِ طالقٌ فی غدٍ" تو اس کا قول انتِ طالقٌ غداً کے قائم مقام ہوگا تو جس طرح فجر طلوع ہوگی دونوں صورتوں میں طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور امام اعظم کے نزدیک جب فی کو حذف کر دیا جائے تو جس طرح فجر طلوع ہوگی طلاق واقع ہو جائے گی اور جب فی کو ظاہر کیا جائے تو اوشیرگی کی صورت پر کل کے کسی جز میں وقوع طلاق مراد ہوگی پس اگر نیت نہ پائی جائے تو اول جز میں طلاق واقع ہوگی اس کے مقابل نہ ہونے کی وجہ سے اور اگر اس نے دن کے آخر حصے کی نیت کی تو اسکی نیت درست ہوگی۔

سوال نمبر: (4) فی کے مکان میں استعمال کی مثال لکھیں؟

جواب: اگر کسی نے کہا: انتِ طالقٌ فی الدارِ وفی مکۃ" تو یہ طلاق تمام صورتوں میں مطلقاً ہوگی۔

سوال نمبر: (5) "اذا احلف علی فعلٍ واضافہٗ الی الزمان او المکان" عبارت کی وضاحت مع امثلہ کریں؟

جواب: کلمہ فی میں معنی ظرفیت کا اعتبار کرتے ہوئے ہم نے کہا کہ جب کسی نے قسم کھائی کسی فعل پر اور اسکی اضافت زمان یا مکان کی طرف کر دی ہو تو فعل اگر فاعل کو مکمل کرنے والا ہو تو شرط رکھی جاتی ہے کہ فاعل زمان یا مکان میں ہو اور اگر فعل متعدی ہو کسی محل کی طرف تو شرط رکھی جاتی ہے کہ محل، زمان یا مکان میں ہو اسلئے کہ فعل اپنے اثر کے ساتھ ثابت ہوتا ہے اور اسکا اثر محل میں پایا جاتا ہے۔ مثال: امام محمد نے "جامع الکبیر" میں فرمایا کہ جب کسی نے کہا: "ان شتمتُ فی المسجد فکذا" پس اگر اس نے مسجد میں گالی دی اور مشتوم (جسے گالی دی جا رہی ہو) مسجد سے باہر ہو تو وہ حانث ہو جائے گا اور اگر شاتم (گالی دینے والا) مسجد سے باہر ہو اور مشتوم مسجد میں ہو تو وہ حانث نہیں ہوگا۔

سوال نمبر: (6) فی شرط کا معنی کب دے گا امثلہ سے وضاحت کریں؟

جواب :- اگر کلمہ "فی" فعل میں داخل ہو تو وہ شرط کے معنی کا فائدہ دے گا۔ مثال :- امام محمد نے فرمایا "جب شوہر نے اپنی بیوی سے کہا: أنتِ طالقٌ في دخولكِ الدار" تو یہ شرط کے معنی میں ہو گا اس طلاق واقع نہیں ہو گی گھر میں داخل ہونے سے پہلے۔

فصل: في وجوه البيان

سوال نمبر: (1) :- بیان کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں نام لکھیں؟

جواب :- بیان کی سات قسمیں ہیں: (1) :- بیانِ تغییر (2) :- بیانِ تقریر
(3) :- بیانِ حال (4) :- بیانِ ضرورت (5) :- بیانِ عطف
(6) :- بیانِ تفسیر (7) :- بیانِ تبدیل۔

سوال نمبر (2) :- بیانِ تقریر کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں؟

جواب :- لفظ کا معنی ظاہر ہو لیکن وہ غیر کا احتمال بھی رکھتا ہو اُسے "بیانِ تقریر" کہتے ہیں۔ مثال :- جب کسی نے کہا: "لِفُلانٍ عَلَيَّ قَفِيزُ حِنْطَةٍ بِقَفِيزِ البَلَدِ" أو "أَلْفٌ مِنْ نَقْدِ البَلَدِ" تو یہ بیانِ تقریر ہو گا کیونکہ قفیز اور نقدی مطلق ہے تو یہ شہر کے قفیز اور نقدی پر محمول ہو گا غیر کے ارادے کے احتمال کے ساتھ، جب وہ بیان کر دے تو اس کے بیان سے وہ پختہ ہو جائے گا۔ حکم :- کہ یہ موصولاً اور مفصولاً صحیح ہے۔

سوال نمبر: (3) :- بیانِ تفسیر کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں؟

جواب :- وہ لفظ جس کی مراد واضح نہ ہو اور کہ بیان سے اس کی مراد واضح ہو جائے اُسے "بیانِ تفسیر" کہتے ہیں۔ مثال :- جب کسی نے کہا: "لِفُلانٍ عَلَيَّ شَيْءٌ" پھر اس نے اس شے کی تفسیر کر دی کپڑے سے تو یہ "بیانِ تفسیر" ہو گا۔ حکم :- کہ یہ موصولاً اور مفصولاً صحیح ہے۔

فصل: وأما بيان التغيير

سوال نمبر: (1) :- بیانِ تغییر کی تعریف، حکم اور اس کی اقسام لکھیں؟

جواب :- یہ ہے کہ وہ اپنے کلام کا معنی اپنے بیان سے بدل دے اُسے "بیانِ تغییر" کہتے ہیں۔
حکم :- یہ ہے کہ یہ موصولاً صحیح ہے اور مفصولاً صحیح نہیں ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں: (1) :- کسی شے کے ساتھ معلق کرنا۔ (2) :- کسی شے سے استثناء کر دینا۔

سوال نمبر (2) :- معلق بالشرط کب سبب بنتا ہے اس میں اختلاف آئمہ کی وضاحت کیجیے؟
جواب :- جب شرط پائی جائے تو تب معلق بالشرط سبب بنتا ہے اس سے پہلے نہیں بنتا۔ اور امام شافعی نے فرمایا: کسی شے کو معلق کرنا فی الحال سبب بنتا ہے مگر شرط کا معدوم ہونا حکم سے مانع ہے۔ مثال :- اگر کسی نے اجنبیہ عورت کو کہا: "اِن تزوجتکِ فانتِ طالق" تو امام شافعی کے نزدیک تعلیق باطل ہے کیونکہ تعلیق کا حکم صدرِ کلام کا علت ہو کر منعقد ہونا ہے اور طلاق اور آزادی یہاں پر بطورِ علت منعقد نہیں ہوگی اسکے محل کی طرف اضافت نہ ہونے کی وجہ سے تو تعلیق کا حکم باطل ہو جائے گا اور تعلیق درست نہ ہوگی اور ہمارے نزدیک تعلیق درست ہوگی یہاں تک کہ اگر اس نے اس سے شادی کر لی تو طلاق واقع ہو جائے گی کیونکہ کلام بطورِ علت منعقد ہو رہا ہے شرط کے پائے جانے کے وقت پس تعلیق درست ہوگی۔

سوال نمبر (3) :- تعلیق کے صحیح ہونے کی شرط مع امثلہ لکھیں؟
جواب :- تعلیق کے صحیح ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ ملک کی طرف یا ملک کے سبب کی طرف مضاف ہو۔ مثال :- اگر کسی نے اجنبیہ عورت کو کہا: "اِن دخلتِ الدار فانتِ طالق" پھر اس شخص نے اس سے شادی کر لی تو شرط پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوگی اضافت کے ملک یا سبب کی طرف مضاف نہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال نمبر (4) :- شرط کا نہ ہونا حکم سے مانع ہوتا ہے یا نہیں اختلافِ آئمہ لکھیں؟
جواب :- امام شافعی کے نزدیک شرط کا نہ ہونا حکم سے مانع ہے اور امام اعظم کے نزدیک شرط کا نہ ہونا حکم سے مانع نہیں ہے۔

سوال نمبر (5) :- استثناء میں کس چیز کا تکلم ہوتا ہے اختلاف آئمہ لکھیں؟
جواب :- ہمارے اصحاب اس طرف گئے کہ استثناء، استثناء کے بعد باقی کے تکلم کا نام ہے گویا کہ متکلم نے کلام ہی نہیں کیا مگر اس کا جو استثناء کے بعد باقی رہا اور امام شافعی کے نزدیک صدر کلام منعقد ہوتا ہے بطورِ علت کل کے وجوب کیلئے مگر استثناء اس صدر کلام کو عمل کرنے سے روکتا

ہے تعلیق کے باب میں شرط کے نہ ہونے کی وجہ سے۔

سوال نمبر: (6) :- بیانِ تفسیر کی دوسری صورت مع مثال لکھیں؟

جواب :- بیانِ تفسیر کی صورتوں میں سے ہے کہ جب اس نے کہا: "لِفُلَانٍ عَلَيَّ أَلْفٌ وَدِيعَةٌ" تو اسکا قول "عَلَيَّ" یہ وجوب کا فائدہ دے رہا ہے اور اس کا قول "وَدِيعَةٌ" اسکو حفاظت تک بدل رہا ہے اور اسکا قول "أَعْطَيْتَنِي" اور "أَسْلَفْتَنِي أَلْفًا فَلَمْ أَقْبِضْهَا" تو یہ تمام جملے بیانِ تفسیر میں سے ہیں۔

فصل: وأما بيان الضرورة

سوال نمبر: (1) :- بیانِ ضرورت کی تعریف تین امثلہ کے ساتھ لکھیں؟

جواب :- وہ جو الفاظ سے سمجھ نہ آئے بلکہ کلام کے تقاضے سے سمجھ آئے اسے "بیانِ ضرورت" کہتے ہیں۔ مثال :- ارشادِ باری تعالیٰ ہے: "وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ" تو شراکت والدین کے درمیان واجب ہوگی جب ماں کے حصے کو بیان کر دیا تو اسکا یہ بیان باپ کے حصے کیلئے بیان ہوگا۔ (2) :- جب رب المال اور مضارب کے حصے کے درمیان رب المال کے حصے کو بیان کر دیا اور رب المال کے حصے سے خاموش ہو گیا تو اُن کی مضارب کے حصے کو بیان کر دیا اور مضارب کے حصے سے خاموش رہا تو وہ مضارب کے حصے کا بیان ہوگا۔ شراکت صحیح ہے۔ (3) :- اسی طرح جب رب المال کے حصے کو بیان کر دیا اور مضارب کے حصے سے خاموش رہا تو وہ مضارب کے حصے کا بیان ہوگا۔

فصل: وأما بيان الحال

سوال نمبر: (1) :- بیانِ حال کی تعریف اور تین مثالیں لکھیں؟

جواب :- کوئی کام ہو رہا ہو اور اس پر خاموشی اختیار کرنا "بیانِ حال" کہلاتا ہے۔

مثال :- جب صاحبِ شرع (حضور علیہ السلام) نے کسی معاملے کو بذاتِ خود دیکھا اور اس سے نہ روکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاموش رہنا بیان کے قائم مقام ہے کہ وہ مشروع ہے۔ (2) :- اور شفیع جب اسے بیع کا علم ہوا اور وہ اس پر خاموش رہا تو اسکا خاموش رہنا بیان کی منزلت میں ہے کہ وہ

اُس سے راضی ہے۔ (3):۔ اور باکرہ بالغہ عورت کو جب اُس کے نکاح کا علم ہوا اور وہ اُس نکاح کو رد کرنے سے خاموش رہی تو اُسکی خاموشی اُسکے بیان (رضامندی) کے قائم مقام ہوگا۔

فصل: وأمّا بیان العطف

سوالنمبر:(1):۔ بیان عطف میں کس چیز کا عطف ضروری ہے مثال سے وضاحت کریں؟

جواب:۔ بیان عطف میں مکیلی اور موزونی چیزوں کا مجہول چیز پر عطف ضروری ہے مثال:۔ اگر کسی نے کہا: "لِفُلَانٍ عَلَيَّ مِائَةٌ وَدِرْهَمٌ" أو "مِائَةٌ وَقَفِيزُ حِنْطَةٍ" تو اس کا عطف بیان کی ضرورت میں ہے کہ وہ تمام کی تمام اسی جنس سے ہے۔

سوالنمبر:(2):۔ "مِائَةٌ وَثَوْبٌ" میں ثَوْبٌ مِائَةٌ کا بیان ہے یا نہیں وضاحت کیجیے؟

جواب:۔ "مِائَةٌ وَثَوْبٌ" میں ثَوْبٌ مِائَةٌ کا بیان نہیں ہے اور امام ابو یوسف کے نزدیک ثَوْبٌ مِائَةٌ کا بیان ہے۔

فصل: وأمّا بیان التبدیل

سوالنمبر:(1):۔ بیان تبدیل کس کیلئے جائز ہے؟

جواب:۔ بیان تبدیل صاحب شرع کی طرف سے جائز ہے مگر بندوں کی طرف سے جائز نہیں ہے۔

سوالنمبر:(2):۔ بیان تبدیل اور بیان تغییر میں اختلاف کی دو امثلہ لکھیں؟

جواب:۔ اگر کسی نے کہا: "لِفُلَانٍ عَلَيَّ أَلْفٌ مِنْ ثَمَنِ الْبَيْعِ" تو اس نے جواب دیا "زُيُوفٌ" تو صاحبین کے نزدیک بیان تغییر ہے تو موصولاً صحیح ہے اور امام اعظم کے نزدیک وہ بیان تبدیل ہے تو اگر انکو ملا دیا جائے تو صحیح نہیں ہے۔ (2):۔ اور اگر اس نے کہا "لِفُلَانٍ عَلَيَّ أَلْفٌ مِنْ ثَمَنِ جَارِيَةٍ بَاعَنِيهَا وَلَمْ أَقْبِضْهَا" اور لونڈی کا کوئی اثر بھی نہیں ہے تو امام اعظم کے نزدیک یہ بیان تبدیل ہوگا کیونکہ ثمن کے لازم ہونے کا اقرار صحیح ہے بلکہ ہونے کے وقت اس پر قبضہ

کا بھی اقرار ہے جب صحیح قبضہ سے پہلے ہلاک ہو جائے تو بیع فسخ ہو جاتی ہے بس باقی ثمن بھی لازم نہیں آئے گا۔

(البحث الثاني في سنة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم) :-

سوال نمبر: (1) :- خبر کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب :- خبر کی تین قسمیں ہیں: (1) :- خبر متواتر۔ (2) :- خبر مشہور۔ (3) :- خبر واحد۔

سوال نمبر: (2) :- متواتر کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں؟

جواب :- وہ حدیث جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے صحیح پہنچی ہو اور وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغیر کسی شبہ کے ثابت ہو اُسے "حدیث متواتر" کہتے ہیں۔ مثال :- قرآن کا ہم تک منتقل ہونا اور نماز کی تعداد کی رکعات اور زکوٰۃ کی مقدار وغیرہ۔ حکم :- حدیث متواتر سے علم قطعی حاصل ہوتا ہے اور اسکا انکار کرنا کفر ہے لہٰذا اس پر عمل کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر: (3) :- خبر مشہور کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں؟

جواب :- وہ حدیث جس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہونے میں تھوڑا سا شبہ ہو اُسے "حدیث مشہور" کہتے ہیں۔ مثال :- رجم اور موزوں پر مسح کرنے والی حدیث۔ حکم :- حدیث مشہور سے مطمئن کرنے والا علم حاصل ہوتا ہے اور اسکا رد کرنا بدعت ہے اور اس پر عمل کرنا بھی لازم ہے۔

سوال نمبر: (4) :- خبر واحد کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں؟

جواب :- وہ حدیث جس میں احتمال اور شبہ ہو کہ یہ حضور علیہ السلام سے ثابت ہے یا نہیں اُسے "خبر واحد" کہتے ہیں۔ مثال :- "إنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"۔ حکم :- خبر واحد اطمینان کا فائدہ نہیں دیتی اگرچہ احکام شرع میں عمل کو واجب کرتی ہے اس شرط پر کہ اسکے راوی کا مسلمان، عادل اور حفظ و عقل میں صحیح ہونا اور اسکی سند بھی ہم تک متصل ہو۔

سوال نمبر: (5) :- راوی کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب :- راوی کی دو قسمیں ہیں: (1) :- جو علم و اجتہاد کیساتھ مشہور رہا ہو۔ (2) :- جو حفظ و

عراق میں مشہور ہوئی نہ کہ اجتہاد اور فتوی میں۔

سوال نمبر: (6) معروف بالعلم والاجتہاد راوی کی حدیث کے مقابلے میں قیاس آجائے تو کس پر عمل کرنا اولی ہے چند امثلہ لکھیں؟

جواب: معروف بالعلم والاجتہاد راوی کی حدیث کے مقابلے میں قیاس آجائے تو ان کی روایتوں پر عمل کرنا قیاس پر عمل کرنے سے اولی ہوگا۔ مثال: امام محمد نے قہقہہ کے مسئلہ میں اس اعرابی کی حدیث کو روایت کیا جسکی آنکھوں میں کچھ خرابی تھی اور اعرابی کی حدیث سے قیاس کو ترک کر دیا گیا۔ اور امام محمد نے محاذات کے مسئلہ میں عورتوں کو نماز میں مؤخر کرنے کی حدیث پر عمل کیا ہے اور قیاس کو اسی حدیث کی وجہ سے ترک کر دیا گیا۔ اور امام محمد نے حضرت عائشہ سے قے والی حدیث کو روایت کیا اور قیاس کو ترک کر دیا اس حدیث کی وجہ سے۔

سوال نمبر: (7) معروف بالحفظ والعدالۃ راوی کی حدیث کے مقابلے میں قیاس آجائے تو کس پر عمل کرنا اولی ہے چند امثلہ لکھیں؟

جواب: معروف بالحفظ والعدالۃ راوی کی حدیث کے مقابلے میں قیاس آجائے تو اگر حدیث، قیاس کے موافق ہو تو اس پر عمل کے لازم ہونے میں کوئی خفاء نہیں اور اگر وہ حدیث، قیاس کے خلاف ہو تو قیاس پر عمل کرنا اولی ہے۔ مثال: جو حضرت ابوھریرہ نے روایت کیا کہ "اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتْهُ النَّارُ" تو ابن عباس نے کہا: اَرَأَيْتَ لَوْ تَوَضَّأْتَ بِمَاءٍ سَخِيْنٍ اَكُنْتَ تَتَوَضَّأُ مِنْهُ" تو حضرت ابوھریرہ خاموش ہوگئے اور حضرت ابن عباس نے قیاس کے ذریعے حدیث ابوھریرہ کو ترک کر دیا اسلئے کہ حضرت ابن عباس کے پاس کوئی خبر ہوتی تو حضرت ابن عباس اس خبر کو ضرور روایت کرتے۔

سوال نمبر: (8) خبر واحد پر عمل کی شرط مع مثال لکھیں؟

جواب: خبر واحد پر عمل کرنے کی یہ شرط ہے کہ خبر واحد کتاب، سنت مشہورہ اور ظاہر کے مخالف نہ ہو۔ مثال: حضور علیہ السلام نے فرمایا: کہ میرے بعد تمہارے لیے احادیث کثیر ہو جائیں گی پس جب تمہارے سامنے میری جانب منسوب کر کے کوئی حدیث روایت کی جائے تو تم اس حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کرو جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو تو اسکو قبول کرلو اور جو مخالف ہو اسکو رد کر دو۔

CamScanner

سوال نمبر:(9) حضرت علی کے نزدیک راویوں کی اقسام کی وضاحت کیجیے؟

جواب: حضرت علی کے نزدیک راویوں کی تین اقسام ہیں: (1) مومن مخلص جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل کی ہو اور اس نے آپ علیہ السلام کے کلام کے معنی مراد کو سمجھا ہو۔ (2) وہ اعرابی جو کسی قبیلے سے آیا اور اس نے حضور علیہ السلام سے انکے کلام کا بعض حصہ جو بھی سکا اس نے سنا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کی حقیقی مراد کو نہ سمجھا اور اپنے قبیلے کی طرف لوٹ گیا اور وہاں جا کر حضور علیہ السلام کے الفاظ کے علاوہ سے حدیث روایت کر دی پس معنی متغیر ہو گئے اور وہ یہ خیال کر رہا ہے کہ معنی نہیں بدلے۔ (3) اور وہ منافق جسکا نفاق لوگوں کے سامنے مشہور نہ ہو پس اس نے وہ بات روایت کر دی جو اس نے نہیں سنی اور اپنی طرف سے جھوٹ کہہ دیا پس لوگوں نے اس منافق راوی سے وہ بات سنی اور اسکو مخلص مومن خیال کیا پھر منافق کے اس قول کو دوسروں سے روایت کر دیا اور وہ قول لوگوں کے درمیان مشہور ہو گیا ہے لہذا اسی وجہ سے خبر کو کتاب اللہ پر اور سنت مشہورہ پر پیش کرنا واجب ہے۔

سوال نمبر:(10) خبر واحد کو قرآن پاک پر پیش کرنے کی مثال لکھیں؟

جواب: ذکر کو چھونے والی حدیث میں ہے: کہ جو شخص اپنا ذکر چھوئے تو چاہیے کہ وہ وضو کرے" پس ہم نے اس حدیث کو کتاب اللہ پر پیش کیا تو وہ اللہ تعالیٰ کے قول: "فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا" کے مخالف نکلی اس لیے کہ یہ لوگ ڈھیلوں سے استنجاء کرتے تھے پھر پانی سے دھو لیا کرتے تھے تو اگر ذکر کو چھونا حدث ہوتا تو یہ استنجاء بالماء ہوتا نہ کہ مطلقاً تطہیر۔

سوال نمبر:(11) خبر واحد کو خبر مشہور پر پیش کرنے کی مثال لکھیں؟

جواب: ایک گواہ اور ایک قسم سے فیصلہ کرنے کی روایت ہے پس یہ روایت حضور علیہ السلام کی حدیث مشہور "اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِيْنُ عَلَى مَنْ اَنْكَرَ" کے مخالف ہے۔

سوال نمبر:(12) خبر واحد کے ظاہر کے خلاف ہونے کی صورتیں مع امثلہ لکھیں؟

جواب: خبر واحد جب ظاہر کے خلاف نکلے تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا اور ظاہر کے مخالف ہونے کی صورتوں میں سے پہلی والی صورت یہ: خبر کا اس چیز میں غیر مشہور ہونا جس میں عموم بلوی عام ہو

بھی صحابہ اور تابعین کے زمانے میں اسلئے کہ صحابہ و تابعین کو متہم قرار نہیں دیا جا سکتا سترہ کی متابعت میں جب وہ حدیث باوجود شدتِ حاجت اور عمومِ بلویٰ میں مشہور نہیں ہوئی تو یہ اس حدیث کے صحیح نہ ہونے کی علامت ہے۔ مثال :- جب کسی کو خبر دی جائے کہ اس کی بیوی اس پر رضاعت طاری کی وجہ سے حرام ہو گئی ہے تو جائز ہے کہ وہ اس کی خبر پر اعتماد کرے اور اپنی بیوی کی بہن سے شادی کرے اور اگر اس شخص کو کسی نے خبر دی کہ اسکا عقدِ نکاح رضاعت کے حکم کی وجہ سے باطل تھا تو اسکی خبر کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

سوالنمبر:(13):- کونسی صورتوں میں خبرِ واحد پر عمل کرنا ضروری ہے؟

جواب :- جب کسی عورت کو خبر دی گئی کہ اسکا شوہر مر گیا ہے یا اسکو طلاق دے گیا ہے اور شوہر غائب ہے تو جائز ہے کہ عورت اسکی خبر پر اعتماد کرے اور اسکے علاوہ سے شادی کرے۔ اور اگر کسی پر قبلہ مشتبہ ہو جائے پس اسے خبر دی جائے تو اس پر عمل کرنا واجب ہے اور اگر کوئی شخص ایسا پانی پائے کہ وہ اس کا حال نہیں جانتا تھا کہ پانی پاک ہے یا نہیں پھر اسکو کسی آدمی نے پانی کے ناپاک ہونے کی خبر دی تو وہ وضو نہیں کرے گا بلکہ تیمم کرے گا۔

(فصل: خبر الواحد حجّة)

سوالنمبر:(1):- خبرِ واحد کتنی صورتوں میں حجت بنتی ہے وضاحت کریں؟

جواب :- خبرِ واحد چار صورتوں میں حجت بنتی ہے: (1):- خالص اللہ تعالیٰ کے حق میں جس میں عقوبت نہ ہو۔ مثال :- نبی کریم ﷺ نے اعرابی کی گواہی کو قبول فرمایا رمضان کے چاند کے بارے میں۔ (2):- اور خالص بندے کا حق جس میں محض غیر پر الزام ہو۔ مثال :- اس میں شرط رکھی جاتی ہے عدد اور عدالت کی۔ (عدد سے مراد کم از کم دو افراد ہیں)۔ (3):- خالص بندے کا حق جسمیں کوئی الزام نہ ہو۔ مثال :- اسمیں خبرِ واحد کو قبول کیا جائے گا خواہ وہ عادل ہو یا فاسق۔ (4):- خالص بندے کا حق جس میں کچھ نہ کچھ الزام آئے۔ مثال :- کسی کو معزول کرنا یا کسی پر پابندی لگانا امام اعظم کے نزدیک اس میں شرط رکھی جاتی ہے عدد کی یا عدالت کی۔

(البحث الثالث في الاجماع)

سوال نمبر: (1) اجماع کی اقسام لکھیں اور بتائیں کہ یہ کس منزل پر ہیں؟

جواب: اجماع کی چار قسمیں ہیں: (1) صحابہ کرام کا آپس میں کسی واقعے کے حکم پر صراحتاً اجماع کرنا۔ یہ اجماع کتاب اللہ کی آیت کے درجے میں ہے۔ (2) بعض صحابہ کا اجماع بعض کے صراحت اور باقی حضرات کے انکار کرنے سے سکوت کیا تھا۔ یہ اجماع خبر متواتر کے درجے میں ہے۔ (3) پھر اجماع ان کا جو صحابہ کے بعد ہیں اس میں جس میں صحابہ کا قول موجود نہ ہو۔ یہ اجماع خبر مشہور کے درجے میں ہے۔ (4) پھر اجماع سلف کے قول میں سے کسی ایک قول پر۔ یہ صحیح خبر واحد کے درجے میں ہے۔

سوال نمبر: (2) ترکیب کے لحاظ سے اجماع کی کتنی اور کونسی اقسام ہیں؟

جواب: ترکیب کے لحاظ سے اجماع کی دو اقسام ہیں: (1) اجماع مرکب۔ (2) اجماع غیر مرکب۔

سوال نمبر: (3) اجماع مرکب کی تعریف، مثال اور حکم لکھیں؟

جواب: جس میں رائے جمع ہو جائیں کسی نئے کام کے حکم پر علت میں اختلاف کے پائے جانے پر اجماع کیا تھا۔ مثال: قے اور عورت کو چھونے کے وقت انتقاض وضو کے پائے جانے پر اجماع کرنا۔ حکم: اجماع مرکب کا جس علت پر مدار تھا اس علت میں فساد ظاہر ہونے کے بعد وہ اجماع ختم ہو جائے گا۔

سوال نمبر: (4) اجماع مرکب سے ثابت ہونے والے چند احکام لکھیں؟

جواب: جب کسی نے ناپاک کپڑے کو سرکہ سے دھویا پس نجاست زائل ہو گئی تو نجاست کی علت نہ ہونے کی وجہ سے کپڑے پر پاکی کا حکم لگایا جائے گا اور اسی سے حدث اور خبث کے درمیان فرق ثابت ہو گیا بیشک سرکہ محل سے نجاست کو زائل تو کر دیتا ہے لیکن سرکہ محل کی طہارت کا فائدہ نہیں دیتا اور بیشک محل کی پاکی کا فائدہ مطہر دیتا ہے اور وہ پانی ہے۔

<——————>

(فصل: ثم بعد ذلك نوع)

سوال نمبر: (1) اجماع مرکب کی اقسام ان کی مثالیں اور حکم لکھیں؟

جواب: اجماع مرکب کی دو اقسام ہیں: (1) جب دو مسئلوں میں اختلاف کا منشاء

CamScanner

ایک ہو۔ (ح) یہ ہے جب اختلاف کا منشاء (بنیاد) مختلف ہو اور پہلی حجت ہو اور دوسری حجت نہ ہو۔ پہلی قسم کی مثال یہ ہے جب ہم نے ثابت کر دیا کہ نہی عن التصرفات الشرعیہ ان افعال کی مشروعیت باقی رہنے کو ثابت کرتی ہے تو ہم کہیں گے کہ یوم نحر کے روزوں کی نذر ماننا صحیح ہے اور بیع فاسد ملکیت کا فائدہ دیتی ہے فصل کا قائل نہ ہونے کی وجہ سے۔ اور اگر ہم نے کہا کہ تعلیق شرط سے سبب کے پائے جانے کے وقت تو ہم نے کہا کہ طلاق اور عتاق کو ملک اور سبب ملک پر معلق کرنا صحیح ہے اسکا حکم یہ ہے حکم کا اسے اگر مرتب ہونا جو کسی صفت پر ہے تو موصوف ہو حکم کے اس صفت پر معلق ہونے کو واجب نہیں کرتا۔ دوسری قسم کی مثال یہ ہے جب ہم نے کہا کہ قے ناقض وضو ہے تو بیع فاسد ملک کیلئے مفید ہوگی فصل کا قائل نہ ہونے کی وجہ سے یا قتل عمد کا موجب قصاص ہے فصل کا قائل نہ ہونے کی وجہ سے اور اسی طرح کہ قے غیر ناقض وضو ہے پس مس امراۃ ناقض وضو ہوگا اور یہ حجت نہیں ہے۔ اسکا حکم یہ ہے کہ ایک فرع کا صحیح ہونا اگرچہ اپنی اصل کے صحیح ہونے پر دلالت کرتا ہے لیکن وہ دوسری اصل کے صحیح ہونے کو ثابت نہیں کرتا کہ اس اصل آخر پر دوسرا مسئلہ متفرع ہو جائے۔

فصل: الواجب علی المجتہد

سوال نمبر:(۱) یہ ہے شبہ بالمحل اور شبہ فی الظن میں کس پر عمل کیا جائے گا مع مثال لکھیں؟

جواب یہ ہے شبہ بالمحل، شبہ فی الظن سے زیادہ قوی ہے یہاں تک کہ پہلی فصل میں بندے کے گمان کا اعتبار ساقط ہوگا۔ شبہ بالمحل اور فی الظن کی مثال یہ ہے جب کوئی شخص اپنے بیٹے کی لونڈی سے وطی کرے تو اسے حد زنا نہیں لگائی جائے گی اور اگر وہ کہے "علمت انھا علی حرام" اور زنا سے پیدا بچے کا نسب اسی وطی سے ثابت ہو جائے گا اسلئے کہ باپ کے لئے ملکیت کا شبہ نص سے ثابت ہو رہا ہے بیٹے کے مال میں۔ نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا "انت ومالک لابیک" پس وطی کے حلال اور حرام ہونے میں باپ کے ظن کا اعتبار ساقط ہو گیا اور اگر باپ کی لونڈی سے بیٹا وطی کرے تو وطی کے حلال اور حرام

ہونے میں بیٹے کے ظن کا اعتبار کیا جائے گا یا انکار کہ اگر بیٹے نے یہ کہا "ظننت أنها علی حرام" تو بیٹے پر حد واجب ہوگی اور اگر اس نے کہا: "ظننت أنها علی حلال" تو اس پر حد واجب نہیں ہوگی اسلئے کہ باپ کے مال میں ملکیت کا شبہ بیٹے کیلئے ثابت نہیں ہے یا نص سے پس بیٹے کی رائے کا اعتبار کیا جائے گا اور زنا سے پیدا ہونے بچے کا نسب اس سے ثابت نہیں ہوگا اگرچہ وہ اس پر دعویٰ کردے۔

سوال نمبر: (2) رائے پر کب عمل کیا جائے گا مثال سے وضاحت کریں؟

جواب: جب رائے کے علاوہ شرعی دلیل معدوم ہو تو اس وقت رائے پر عمل کیا جائے گا۔ مثال: جب کوئی شخص دو کپڑوں میں تحری کرے اور ان میں سے کسی ایک سے ظہر کی نماز پڑھ لے پھر عصر کے وقت اسکی تحری دوسرے کپڑے پر واقع ہو جائے تو اسکے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ عصر کی نماز دوسرے کپڑے کے ساتھ پڑھے اسلئے کہ پہلی تحری عمل کے ساتھ مؤکد ہو گئی پس وہ تحری باطل نہیں ہوگی۔

(البحث الرابع في القياس)

سوال نمبر: (1) قیاس کے حجت ہونے پر دو دلائل تحریر کریں؟

جواب: (1) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل سے فرمایا جب آپکو یمن کی طرف بھیجنے لگے تھے کہ "اے معاذ! تم کس سے فیصلہ کروگے" تو آپ نے عرض کی "کتاب اللہ سے" تو پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تو اسے نہ پائے تو آپ نے عرض کی "سنت رسول سے" تو پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تو اسے بھی نہ پائے تو آپ نے عرض کی "میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا" پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو درست قرار دیا اور فرمایا کہ "تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے جس نے رسول اللہ کے قاصد کو توفیق دی اس چیز کی جسکو وہ پسند کرتا ہے اور اس پر راضی ہوتا ہے"۔

(2) اور ابن صباغ سے روایت کیا گیا اور وہ امام شافعی کے شاگردوں میں سے ہیں انکی کتاب "شامل" میں ہے کہ قیس بن طلق بن علی سے ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور وہ دیہاتی تھا عرض کی: اے اللہ

کے نبی آپ کی کیا رائے ہے اس شخص کے بارے میں جو اپنے ذکر کو چھوڑ وضو کے بعد تو آپ نے فرمایا: کیا وہ مگر آدمی کے گوشت کا ایک ٹکڑا ہے۔

فصل: شروط صحت القیاس

سوال نمبر: (1) قیاس کے صحیح ہونے کی کتنی اور کونسی شرائط ہیں مع امثلہ لکھیں۔

جواب: قیاس کے صحیح ہونے کی پانچ شرائط ہیں:

(1) وہ قیاس نص کے مقابلے میں نہ ہو۔ مثال: کہ حسن ابن زیاد سے نماز میں قہقہہ لگانے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے کہا کہ اس سے وضو ٹوٹ جائے گا تو سائل نے کہا کہ اگر کوئی شخص نماز میں پاکدامن عورت پر تہمت لگا دے تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا باوجود اسکے کہ پاکدامن پر تہمت لگانا بڑا گناہ ہے تو قہقہہ سے وضو کیسے ٹوٹے گا اور قہقہہ، تہمت سے کمتر ہے پس یہ قیاس نص کے مقابلے میں ہے اور وہ نص اس اعرابی کی حدیث ہے جسکی آنکھوں میں کچھ خرابی تھی۔

(2) وہ قیاس نص کے احکام میں سے کسی حکم کو تبدیل کرنے میں شامل نہ ہو۔ مثال: کہ جو کہا جاتا ہے کہ "وضو میں نیت شرط ہے" تیمم پر قیاس کرتے ہوئے پس یہ قیاس وضو والی آیت کو مطلق سے مقید کی طرف تبدیل کرنے کو واجب کرتا ہے۔

(3) کہ متعدی کیا جانے والا حکم ایسا حکم نہ ہو جسکا معنی عقل میں نہ آتا ہو۔ مثال: وہ جسکا معنی عقل میں نہ آئے کھجور کی نبیذ سے وضو کے جائز ہونے کی طرح میں پس اگر کوئی کہے کہ کھجور کی نبیذ کے علاوہ تمام نبیذوں سے وضو جائز ہے کھجور کی نبیذ پر قیاس کرتے ہوئے۔

(4) کہ علت حکم شرعی کیلئے واقع ہو نہ کہ امر لغوی کیلئے۔ مثال: شوافع کے اس قول میں کہ "انگوروں کا وہ شیرہ جسکو پکا کر نصف کر لیا گیا ہو خمر ہے" اسلئے کہ خمر کو خمر کا نام اسلئے دیا جاتا ہے کہ وہ عقل کو چھپا لیتی ہے اور اسکے علاوہ بھی چیزیں عقل کو چھپا لیتی ہیں پس وہ بھی خمر ہونگی قیاس سے۔

(5) فرع منصوص علیہ نہ ہو۔ مثال: جیسا کہا جاتا ہے کہ کفارہ یمین اور

کفارۂ ظہار میں کافر غلام یا کافر لونڈی کو آزاد کرنا جائز نہیں ہے کفارۂ قتل پر قیاس کرتے ہوئے اور اگر ظہار کرنے والے نے کھانا کھلانے کے دوران جماع کر لیا تو وہ دوبارہ سے (نئے سرے سے) کھانا کھلائے گا روزوں پر قیاس کرتے ہوئے۔

تمت بالخیر

CamScanner